بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُورَۃُ المُزَّمِّلُ

فضائل و فوائد

زیرِ سرپرستی : شاہ محمّد افضل
قادری چشتی (صابری نظامی) قلندری
(المعروف "افضل سرکار")

پبلشرز :
حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ
ملنے کا پتہ :
٦٨-٦٧ اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی، بلاک ٧/٨۔ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُورَۃُ المُزَّمِّلُ

فضائل و فوائد

زیرِ سرپرستی: شاہ محمد افضل
قادری چشتی (صابری نظامی) قلندری
(المعروف "افضل سرکار")

ناشر:
حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ

ملنے کا پتہ

۹۶۷-۹۶۸ [illegible] اسلامک سوسائٹی بلاک ۷/۸، کراچی

Marfat.com

81135

تاریخ اشاعت

فروری ۱۹۹۲ء رمضان ۱۴۱۲ھ ـــــ بار اول ـــــ تعداد ۱۱۰۰

جون ۱۹۹۷ء صفر المظفر ۱۴۱۸ھ ـــــ بار دوم ـــــ تعداد [illegible]

اگست ۱۹۹۸ء ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ ـــــ بار سوم ـــــ تعداد ۱۱۰۰

مارچ ۲۰۰۰ء ذوالقعدہ ۱۴۲۰ھ ـــــ بار چہارم ـــــ تعداد ۲۰۰۰

ستمبر ۲۰۰۱ء ـــــ بار پنجم ـــــ تعداد ۲۰۰۰

جون ۲۰۰۵ء ـــــ بار ششم ـــــ تعداد ۲۲۰۰

...cyber.net.pk

Marfat.com

ترتیب

۱- مناجات ـــــــــــــ ۶

۲- اظہارِ تشکر ـــــــــــــ ۹

۳- گزارش ـــــــــــــ ۱۰

۴- تعارفی کلمات ـــــــــــــ ۱۱

۵- سورۃ المزمل، فضائل و فوائد ـــــــــــــ ۲۵

۶- ترجمہ "المزمل" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
حیاتِ طیبہ کے مختلف ادوار ـــــــــــــ ۳۱

۷- ترجمہ [illegible] کے استفسارات کا جواب ـ ۴۸

۸- ترجمہ [illegible] سورۃ مبارکہ کی چند دیگر تشریحات ـ ۹۵

۹- انسانی اور [illegible] ارتقاء ـــــــــــــ ۱۷۶

۱۰- [illegible] کے [illegible] واقعات ـــــــــــــ ۱۸۲

۱۱- [illegible] ـــــــــــــ ۱۸۶

Marfat.com

مناجات

اے اللہ کریم ہم گناہ گار و خطاکار ہیں۔ ہمیشہ
تیری رحمت کے اُمیدوار ہیں۔ اور مشکل سے مشکل
گھڑی میں تجھے ہم نے پکارا۔ تو نے ہماری پکار اپنی
رحیمی و کریمی کے صدقے میں اور وسیلہ جلیلہ اپنے
پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا قبول فرما کر ہمیں
ہمیشہ اپنی رحمت سے نوازا اور اس مشکل سے نجات
دی۔ تو کریم المعروف ہے۔ قدیم الاحسان ہے۔ حنان
منان و دیان ہے۔ ذوالجلال والاکرام ہے اور تو
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور كُنْ فَيَكُوْنُ کی طاقت
رکھتا ہے۔

Marfat.com

تیری اِس عاجز بندی نے ڈرتے ڈرتے "سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلُ" کے فضائل و فوائد جمع کرنے کی حقیر کوشش کی ہے اور یہ اب تیری بارگاہِ عالی میں پیش ہے۔ اسے شرفِ قبولیّت عطا فرما۔! اُمیدوار ہوں تُو مایوس نہیں فرمائے گا۔ کاش یہ تیری اور تیرے حبیبِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشنودی کا باعث بنے۔ آمین! جو جو میری خامیاں ہیں۔ اُن کو درگزر فرما۔ میرے پاس کوئی عذر نہیں۔ صرف معافی کی طلبگار ہوں۔

اس کے پڑھنے والے کی حاجتیں اور مُرادیں پوری فرما۔ اُن کو دین کی بھلائی عطا فرما۔ اُن کو اپنی اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت عطا فرما۔ یا اللہ! جو شخص بھی حاجت مند ہے وہ وظیفہ کے پڑھنے تک ہی اپنے آپ کو محدود نہ کرلے بلکہ اُس میں ایسا ذوق وشوق

Marfat.com

عطا فرما کہ وہ دین کے کسی عالمِ حق کے سامنے زانوئے ادب
تہہ کرکے کلامِ پاک کے معانی اور تفسیر غور سے پڑھے۔
اس کے بعد اُس کو توفیق عطا فرما کہ وہ تیری اور تیرے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے تیری ہی دی ہوئی
توفیق سے۔ محض اِس نیت سے کہ تُو اور تیرے حبیب
پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس سے راضی ہو جائیں۔

دُعا گو اور دُعا جو

بیگم راشدہ صدیقی

قادری چشتی صابری۔ عارفی

المعروف راشدہ تابانی

Marfat.com

اظہارِ تشکّر

میں اپنی اُن دینی بہنوں اور بھائیوں کی ممنون ہوں جنہوں نے دامے، درمے، سخنے اس کام میں میری مدد کی۔ اے اللہ! اُن سب پر اپنے فضل و کرم کی بارش فرما اور انہیں ہر بلائے ناگہانی، آفت، مصیبت، پریشانی، بدنامی، بے عزتی، مفلسی، محتاجی، بیماری، قرض داری، رجعتِ دین، ذکر و فکر اور نماز سے غفلت سے محفوظ فرما اور انہیں اِس معاونت کا اجرِ عظیم عطا فرما! آمین۔

بیگم راشدہ صدیقی

قادری۔ چشتی۔ صابری۔ عارفی

المعروف رابعہ ثانی

Marfat.com

گزارش

اِس تالیف میں اگر کہیں زیر، زبر یا کتابت کی کوئی غلطی نظر آئے تو اُسے ازراہِ کرم اپنے قلم سے خود درست کر لیجئے گا۔ آپ کی بڑی نوازش ہوگی۔

عرض گزار

بیگم راشدہ صدیقی

قادری ۔ چشتی ۔ صابری ۔ عارفی

المعروف رابعہ ثانی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُورَۃُ المُزَّمِّل

تعارفی کلمات

اس سورۂ مبارکہ کے کُل ۲ دو رکوع اور ۲۰ بیس آیات
ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد قدسی ہے:
”قرآن شریف کا ایک ظاہر ہے، ایک باطن ہے اور
ایک حد ہے ایک مقام [illegible]
[illegible] آپ کے سامنے ہے۔ مختلف

ترجموں اور تفسیروں کی مختلف قسمیں ہیں [illegible] مترجم

یا مفسّر حضرات کو جتنی پاکیزگی قلب و نفس نصیب ہوئی

اُسی کے مطابق اُن کے ترجمے یا تفسیریں آپ [illegible]

اور قلبی استعداد کے مطابق روحانیت اور [illegible] پائیں گے۔

جس طرح انسان اپنی بہو بیٹی کی عصمت کے لئے

جان دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے [illegible]

معاملے میں بھی اتنی غیرت رکھے اور [illegible]

کے لئے بھی گریز نہ کرے۔ اس لئے [illegible]

اور عفّت ہے اور یہ خدائی رشتے کی [illegible]

بڑھ کر ہے۔ اس لئے علم حاصل [illegible]

کہ مترجم یا مفسّر نے اپنے [illegible]

فہم و فراست کو [illegible] لیا ہے۔ [illegible]

دشمنِ دین نے کوئی ترجمہ [illegible]

ہے اس کی کچھ مثالیں [illegible]

Marfat.com

[illegible] پھیلا رہا تھا۔ اسی طرح قادیانیوں
نے بھی قرآن پاک کا غلط ترجمہ کیا۔ ان کے علاوہ اور بھی
دشمنانِ دین نے ایسی حرکتیں کی ہیں اور ابھی تک اپنی
سرگرمیاں خاموشی سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ چونکہ اہلِ
سنت والجماعت خود تفرقہ بازی کا شکار ہیں۔ انہیں
اس سے بھی فرصت نہیں ــــ نفرتوں کے جو بیج انہوں نے
بوئے تھے اب اس کی فصل تیار ہے اور وہ اس کو کاٹ
رہے ہیں ــــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ علم
(یعنی کتاب و سنت کا علم) دین ہے۔ پس جب تم اسے
حاصل کرو تو دیکھ لو کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔"
[illegible] آفت بھول جانا ہے اور علم کی بربادی
[illegible]

[illegible] رضی اللہ تعالیٰ
[illegible]

افراد اور جلیل القدر صحابہ کو اُن کے ظرف کے مطابق تعلیم فرمائی۔ بعض کا معاملہ ظاہر تک ہی رہا۔ ان کے لئے یہی کافی تھا اور وہ اسی پر مطمئن اور قانع ہو گئے۔ یہ اُن کے لئے نجاتِ اُخروی پانے کے لئے کافی تھا۔ اور بعض کو اپنا [illegible] کلامِ پاک عطا فرمائے۔ ان ہی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ [illegible] حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سُورۃ البقرۃ 12 برس تک پڑھی۔ اسی خوشی میں اُونٹ ذبح کر کے جشن منایا۔ صحابہ کرام کو [illegible]

وہ تعلیم خاص تھی اور اسرار کا درجہ رکھتی تھی جو [illegible] کے سامنے بیان نہیں کی جا سکتی۔ اس کی وجہ بالکل [illegible] صاف ظاہر ہے اگر یہ اسرار عام طور پر [illegible] لوگوں کے گمراہ ہونے کا خطرہ تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے [illegible]

"جب کوئی شخص [illegible]

Marfat.com

ہے کہ جب یہ اُن کی عقل تک نہیں پہنچتی تو اُن میں سے بعض آدمیوں کے لئے فتنہ ہو جاتی ہے۔"

اور پھر فرمایا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) :

"لوگوں سے اُن کی عقل کے مطابق بات کرو۔"

اب سورۃ مبارکہ کی طرف آئیں۔ یوں تو کلامِ پاک کی ہر سورۃ مبارکہ اپنی اپنی جگہ ایک مقام، ایک فضیلت اور مخلوقِ خدا کے لئے عظیم استفادہ رکھتی ہے مگر ان میں سورۃ مزمل شریف (اگرچہ چھوٹی سورۃ ہے) ایک منفرد اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے (اہلِ ظاہر اور اہلِ باطن دونوں کے لئے)۔ ایک طرف اس میں اہلِ ظاہر کے لئے بیشمار ایمان کے موتی ہیں جنہیں سمیٹنے کے لئے وسیع دامن ہونا چاہیئے۔ دوسری طرف اہلِ باطن اس قدر اسرار ہیں کہ پیرانِ کامل کو اپنی محفلوں میں کہتے سنا ہے کہ یہ سورۃ تو زیادہ اہلِ باطن کے لئے ہے بمقابلہ اہلِ ظاہر کے لئے۔ اور یہ کہ اس کی ہر آیت کے بطن

Marfat.com

میں ایک نور کی تجلی مخفی ہے اور ایسے ایسے رموز کھلتے ہیں جن
کا بیان ممکن نہیں کیونکہ حال کی بات قال میں نہیں آ سکتی
جن کا بیان ممکن نہیں۔ قال بیان ہی بیان ہے اور دلیل
کا محتاج اور حال مشاہدہ ہی مشاہدہ ہے وہاں زبان کا کوئی
کام نہیں یہ گونگی ہو جاتی ہے۔ آنکھیں بند ہو جاتی ہیں
کیونکہ مشاہدہ دل کی آنکھ سے ہوتا ہے۔

اور ایک مردِ کامل کو تو اپنے عقیدت مندوں کے سامنے
بے خودی کے جذبے میں یہ کہتے سنا گیا کہ یہ شعور مبارک ہو
تو ہے ہی اہلِ معرفت کے لئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ہر
ایک کے لئے اپنے ہی درجے میں [illegible] اور اسی طرح [illegible]
کلام پاک میں بے شمار مضامین ہیں لیکن کلام پاک کا
موضوع انسان ہے۔ یہ کلام پاک سرچشمۂ ہدایت ہے۔ اور
بنی نوع انسان کے لئے یہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے
اس کو صرف عملیات کے لئے پڑھنا اور ثواب آخرت

Marfat.com

ایسے ہی اور بہت سے مقامات ہیں جن کے لئے قرآن پڑھنا اور اس کے اصل مفہوم کو سمجھنا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمان اس کے احکامات پر صدقِ دل سے عمل کر کے ایک مثالی معاشرہ قائم کریں۔ اس میں کتنے اوامر و نواہی کا ذکر ہے، اس سے اندازہ لگائیے:

آیاتِ وعید ——— ایک ہزار

آیاتِ نہی ——— ایک ہزار

آیاتِ امر ——— ایک ہزار

کلامِ پاک میں آپ مختلف مضامین دیکھیں گے توحید، رسالت، آخرت، شریعت و طریقت کے احکام، مثالیں، قصے، جنت و دوزخ کا بیان، نیکوکاروں کے لئے خوشخبریاں اور مشرکین، کفار اور منافقین کیلئے دھمکیاں اور دردناک عذاب وغیرہ وغیرہ۔

اب دیکھئے الحمد سے قل میں کتنے مضامین

Marfat.com

کا بیان ہے اس میں :

1. آغاز "یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ" سے کیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "المزمل" کے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔
2. عباداتِ نبوی اور اس میں تخفیف کرنے کی عنایات بے پایاں۔
3. قرآنِ پاک کی تلاوت کے آداب۔
4. نزولِ کلامِ پاک کی عظیم بشارت۔
5. شب بیداری اور مجاہدۂ نفس۔
6. ذکر کی تلقین و تعلیم۔
7. توحید۔
8. کفّار کے ظلم پر صبر اور اُن سے وضعداری سے الگ رہنے کا حکم۔
9. کفّار کو تھوڑی ڈھیل دینے کے بارے میں تعلیم

Marfat.com

(۱۰) پھر فرمایا اللہ نے جھٹلانے والوں کو مجھ پر چھوڑ دو یعنی ان سے نپٹ لوں گا۔

(۱۱) قیامت کے دن اور اُس دن کافروں کے عذاب کا ذکر کرنا۔

(۱۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کرنا یوں فرما کر "جس طرح ہم نے فرعون کے پاس موسیٰ کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا۔ اُسی طرح تمہارے پاس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) رسول بھیجے ہیں جو تمہارے مقابلے میں گواہ ہونگے"۔

(۱۳) اس کے بعد دوبارہ قیامت کی دِل ہلا دینے والی ہولناکی کا ذکر کہ وہ دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ اس دن آسمان پھٹ جائے گا‘ اس سے پہلے ذکر کیا گیا تھا کہ اس دن زمین اور پہاڑ کانپیں گے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے۔

Marfat.com

14 کمالِ صمدیت سے یہ فرمایا کہ "یہ قرآن نصیحت ہے سو جو چاہے اپنے پروردگار کا راستہ اختیار کرے۔" اسی طرح یہ بھی واضح کردیا کہ "دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔"

15 عبادات میں تخفیف فرمانا۔ اس دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے جانثاروں کے لئے جو خفیہ طور پر ایمان لا چکے تھے اور جن پر حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی عبادات بھی فرض تھیں اُن پر نمازِ تہجّد کی فرضیت بھی ختم کردی لیکن یہ نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلّم پر تاحیات فرض رہی۔

16 ازراہِ کرمی تخفیفِ عبادت کی عطا کے ساتھ وجہ بھی فرمائی کہ تم میں سے بعض بیمار ہوتے ہیں بعض خُدا کے فضل (یعنی تلاشِ معاش) کے لئے مُلک میں سفر کرتے ہیں اور بعض خُدا کی راہ میں لڑتے ہیں۔

Marfat.com

(17) نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور خُدا کو قرضِ حسنہ (یعنی نیک اور خلوصِ نیّت سے) دیتے رہنے کے لئے حکم۔

(18) اعمالِ صالحہ کے لئے اجرِ عظیم کی یہ خوش خبری کہ۔ آخرت میں اِن کا اجر اور صلہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بزرگ تر پاؤ گے۔

(19) سُورۃ مبارکہ کا آغاز حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے "اَلمُزَّمِّل" کے لقب کی عطا سے ہوا اور اختتام انتہائی کریمانہ انداز میں اِن الفاظ سے ہوا:

"اور خُدا سے بخشش مانگتے رہا کرو، بیشک خُدا بخشنے والا مہربان ہے"۔

عزیزانِ من! آپ نے دیکھا کہ کتنے اہم مضامین بیان کئے گئے اور کتنے دِلکش انداز میں۔ کہیں جمال ہے۔ کہیں جلال ہے۔ کہیں انتہائے کمال ہے۔ مجموعی حیثیت سے یہاں کا سوال ہے کہ کیا بات ہے نماز،

Marfat.com

تلاوتِ کلامِ پاک اور نیک کاموں کی طرف طبیعت مائل
نہیں ہوتی اور جب اس طرف قدم اٹھاتے ہیں تو طبیعت
پر منوں بوجھ محسوس کرتے ہیں مگر کسی بُرے کام کا خیال
بھی آتا ہے تو طبیعت فوراً چُست ہو جاتی ہے۔

(دیکھیں تتمہ "ب" صفحہ نمبر ۲۷۰)

دیکھیے وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے
آپ سب کے لئے جو لکھتا رہتا ہوں وہ اس لئے کہ ہر شخص کو
بے شمار ضخیم کتابوں کے مطالعہ کا موقع کہاں حاصل ہو سکتا
ہے، لہٰذا اس طرح کچھ نہ کچھ آپ کو پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ آپ سب کو دین کی بھلائی عطا فرمائے اور انجام
بخیر کرے۔ آمین!

آپ کو مجھ سے جو عقیدت و محبت ہے وہ آپ کو پڑھنے
پر مجبور کر دیتی ہے۔ یہی چیز آجکل مسلمان قوم میں مفقود ہے۔
اکثر لوگ جو کلامِ پاک بھی پڑھتے ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں لیکن

81135

Marfat.com

اس میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ وہ اس لئے کہ جب تک قرآن
عطا کرنے والے اور جن کو قرآن پاک عطا کیا گیا، اُن سے
محبت نہیں ہوگی اور اُن کا ادب نہ ہوگا، ایمان ناقص رہے
گا اور ایمان لانے کا کچھ بھی نہیں! بہرحال اس موضوع کیلئے
ملاحظہ کیجئے تتمہ "ب" صفحہ نمبر: ۴۸ ۔

اس سورۃ مبارکہ میں کچھ نقاط ایسے ہیں کہ اُن کے
بارے میں مزید تفصیل کی ضرورت ہے۔ اگر کسی آیت کی
تفسیر کلام پاک میں ہی کسی دوسری جگہ مل جائے تو وہ
بہترین تفسیر ہے۔ اگر وہاں نہ ملے تو پھر احادیث کی طرف
رجوع کریں۔ احادیث کی کتب میں سب سے مستند
نام صحاح ستہ میں اور اُن میں سب سے زیادہ مستند
صحیح بخاری شریف ہے۔ ان کا مطالعہ کرنے کے بعد آپکو
کلام پاک سمجھنا آسان ہو جائے گا۔ مزید تفصیل کے لئے
ملاحظہ کیجئے تتمہ "ج" صفحہ نمبر: ۶۵ ۔

Marfat.com

ایک اور ضروری چیز ہے جو یہ ہے کہ ابتدا سے
لے کر نبوّت کے منصب پر فائز ہونے تک حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کن کن ادوار سے گزرے اور اس کے بعد مکہ مکرمہ
سے مدینہ شریف تک ہجرت کے بعد کا فوری دور۔ اس کے
مطالعہ کے بعد آپ کے دل میں اپنے نبی محترم (صلی اللہ
علیہ وسلّم) کی عظمت و محبت اور اسلام کے لئے ایثار
کے جذبات پیدا ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ
اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ (اس ضمن میں ملاحظہ کیجئے "تذکرہ" الف،
صفحہ نمبر: ۳۱)۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلُ

فضائل و فوائد

(1) ہمیشہ ورد کرنے والا زیارتِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو۔ اس کے ساتھ فجر اور عشاء کی نماز کے بعد 101 بار درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ بھی پڑھے، پھر سجدے میں اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے طلب کرے۔

(2) پڑھ کر حاکم کے سامنے جائے تو مہربان ہو۔

(3) ہر روز سات بار بعد نمازِ عشاء یا تہجد پڑھے تو رزق میں کشائش ہو۔

Marfat.com

4. مریض کے گلے میں لکھ کر ڈالے تو انشاء اللہ مریض کو شفائے کاملہ نصیب ہو۔

5. کوئی مہم پیش آجائے تو پھر اس کو یوں پڑھتا جائے فجر کی نماز کی سنّتوں کے بعد ایک بار۔ فرضوں کے بعد دوبار اور تمام نمازوں میں دو دو بار۔ ہر بار اوّل و آخر سات سات بار درود شریف۔

جب سورۃ شریفہ پڑھیں تو درج ذیل چار مقامات پر تکرار کریں اور تکرار کے وقت اپنی حاجت بھی خیال میں رکھیں۔

(i) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝

(ii) وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

(iii) يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

(iv) وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

Marfat.com

تلاوت شروع کرنے سے پہلے اپنی توفیق کے مطابق
تین، پانچ، سات یا گیارہ روپے صدقہ دیں۔

یہ عمل 41 روز کریں۔

(6) جو اس سورۃ مبارکہ کو روزانہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے دنیا و آخرت میں خوش رکھے گا اور افلاس سے دُور کرے گا۔ مشکلیں خود بخود آسان ہو جائیں گی۔

(7) اگر 40 روز تک روزانہ مقررہ وقت اور مقررہ جگہ پہ (اگر کسی مجبوری سے مقررہ جگہ پر پڑھنا ممکن نہ ہو تو صرف وقت مقررہ کی پابندی کرے) گیارہ بار درود شریف، گیارہ سو بار "یَا مُغْنِیُ" گیارہ بار سورۃ مبارکہ اور آخر میں پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے تو ان شاء اللہ تعالیٰ کشائش باطنی نصیب ہوگی۔

Marfat.com

(8) علمائے کرام اور اولیائے کرام کی زیارت کے لئے
جمعہ کی شب یعنی جمعرات اور جمعہ کے دن کی درمیانی
شب۔ گیارہ بار درود شریف، 21 بار سورۃ مزمل
شریف، پھر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر کسی سے بات
کئے بغیر درود شریف پڑھتے پڑھتے اور اپنی مراد کا
تصوّر کرتے ہوئے سو جائیں۔

(9) غیبی امداد کے لئے:
گیارہ بار سورۃ مزمّل شریف، 100 بار یا حفیظ
اوّل و آخر 21 بار درود شریف، تین، سات یا گیارہ
روز تک پڑھیں۔ جگہ اور وقت کا تعین کر لیں
اور یہ عمل شروع کرنے سے پہلے حسب توفیق کچھ
صدقہ نکال دیں۔

(10) شادی میں رکاوٹ کے لئے
بعد نمازِ فجر اور بعد نماز عشاء گیارہ گیارہ بار سورۃ

Marfat.com

مزمل شریف۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف یا تین تین بار (جو آسان ہو)۔

(11) جو شخص روزانہ اس کی تلاوت کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ انجام بخیر ہو اور عذاب قبر سے محفوظ ہو۔

(12) بانجھ عورت کے واسطے:

چالیس روز تک سورۃ مزمّل شریف روزانہ ایک کھجور پر (اگر کھجوریں مکّہ شریف یا مدینہ شریف کی مل جائیں تو بہت ہی مبارک ورنہ مقامی اچھّی کھجوریں لے لیں) ایک مرتبہ پڑھ کر اور روضۂ اطہر کا تصوّر کرکے یوں صلوٰۃ پڑھیں (نہایت ادب سے):

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاخَلِیْلَ اللّٰہِ

پھر کھجور پر پھونک ماردیں اور کھلادیں۔ اس کے بعد

Marfat.com

ین مرتبہ ندائیہ انداز میں پڑھیں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْعَرَبِ
وَالْعَجَمِ اَغِثْنِیْ وَاَمْدِدْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

وظیفہ شروع چاند سے اور فجر کی نماز کے بعد پڑھیں
انشاءاللہ مُراد حاصل ہو گی۔

نیز سات روزے بھی رکھیں۔ روزوں کے دوران ۲
کھجور سحری کے وقت لیں اور روزے اس طرح شروع
کریں کہ ایّام بیض کے روزے (13، 14، 15)
بیچ میں آجائیں۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے روزے
رکھنا ان دنوں ممکن نہ ہوں تو دوسری تاریخوں
میں روزے رکھ لیں۔

Marfat.com

تتمہ (الف)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حیاتِ مبارک کے مختلف ادوار

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو والدہ محترمہ سیّدہ آمنہ صاحبہ کے بطن میں ابھی دو ماہ ہی ہوئے تھے کہ آپ کے والدِ محترم عبداللہ صاحب کا انتقال مدینہ منوّرہ میں ہوگیا۔ آپ تجارت کے سلسلے میں باہر گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر بیمار ہوگئے۔ طبیعت زیادہ خراب ہوگئی۔ لہٰذا مجبوراً مدینہ منوّرہ میں رُکنا پڑا۔ صحتیاب نہ ہوسکے۔ وہیں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ آپ کی تدفین وہیں ہوئی۔ آپ نے مکان یا کسی قسم کا اثاثہ پیچھے نہ چھوڑا۔ ابھی کچھ عرصہ ہوا کہ آپکا جسدِ خاکی

Marfat.com

برآمد ہوا تھا اور بالکل ٹھیک حالت میں [illegible] (مسجد نبوی کی توسیع کے سلسلے میں کھدائی کی گئی تھی اور دونوں [illegible] لاشیں بھی ٹھیک حالت میں برآمد ہوئیں)۔

پہلا دور

آپ کی ولادت پر بہت خوشی منائی گئی۔ آپ کے داداجان عبدالمطلب صاحب جو قریش قبیلہ کے سردار تھے۔ آپ کو بیحد پیار کرتے۔ قریش قبیلہ سب قبیلوں میں معزّز تھا اور خانہ کعبہ کے متولی بھی قریش ہی تھے۔

- عُمر شریف ۶/۲ سال کی تھی کہ والدہ صاحبہ داغِ مفارقت دے گئیں۔
- آٹھ سال کے تھے کہ دادا عبدالمطلب صاحب بھی انتقال کر گئے۔ انھوں نے اپنے بیٹے ابوطالب کو آپ کی عمدہ طریقے سے پرورش کرنے کی وصیت

Marfat.com

قربانی پھر آپ نے اپنی حیات تک خوب نبھائی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ابوطالب صاحب کے صاحبزادے تھے بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے آپ تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ بہت پیارے تھے اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرہ کا عقد آپ سے کیا جن سے شہزادگان حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔

دوسرا دور

آپ نے پیشہ تجارت اختیار کیا اور اسی وجہ سے باہر کا سفر بھی کرنا پڑتا۔ پہلا سفر شام کا کیا اپنے چچا صاحب کے ساتھ عمر شریف ۱۲ سال کی تھی پھر تاجر کی حیثیت سے دوسرا سفر ۲۲/۲۳ سال کی

Marfat.com

عمر میں کیا۔ آپ کے کردار کی بلندی کی تعریفیں [illegible]
سب لوگوں پر دھاک بیٹھ گئی۔ آپ کبھی اپنے
ہم عمروں کے ساتھ کھیلتے تک نہیں تھے۔ تجارت
شروع کی۔ آپ کی امانت، دیانت اور تجارت میں
قابلیت کی ہر طرف باتیں ہونے لگیں۔ آپ کی سچائی
اور دیانت کی وجہ سے لوگ آپ کو امین اور صادق
کہنے لگے۔

• مکّہ شریف میں ایک تاجر خاتون خدیجۃ الکبریٰ صاحبہ
تھیں۔ انھوں نے خواہش ظاہر کی کہ ان کی تجارت
کی ساری ذمہ داری آپ سنبھال لیں۔ آپ نے
قبول فرما لیا۔ خوب منافع ہوا۔ انھوں نے اپنے
ملازموں کی زبانی آپ کی بے حد تعریف سنی اور
لوگوں سے بھی آپ کے اوصاف [illegible]
انھوں نے [illegible]

... نے اپنے چچا ابوطالب سے مشورہ کیا اور ان کی مرضی سے شادی کر لی۔

تیسرا دور

○ کچھ عرصہ کے بعد آپ کے اندر جو عظیم نور مخفی تھا وہ رنگ لانے لگا۔ آپ کی طبیعت مبارک ہر چیز سے اچاٹ ہونا شروع ہو گئی۔ سوائے یادِ الٰہی کے کسی چیز میں دل نہ لگتا تھا۔ غیبی اسرار کے ظہور کا آغاز ہونے لگا۔

○ اب آپ نے تجارت چھوڑ دی۔ آپ گھر سے کھانے پینے کا سامان لیا اور تین میل دور کوہ حرا جسے جبلِ نور کہتے ہیں کے اندر چلے جاتے۔ جب تک سامان ختم نہ ہو جاتا [illegible]۔ ایسا [illegible] قریباً ایک مہینہ [illegible]

آجاتا تھا۔

• 40 سال کی عمر شریف میں فرشتے کا انسانی شکل میں آنا اور کہنا "اِقْرَاْ" (پڑھو)۔ آپ نے فرمایا "مَآ اَنَا بِقَارِئٍ" (میں تو نہیں پڑھ سکتا) فرشتے نے آپ کو سینے سے لگایا اور زور سے بھینچا اور کہا "اِقْرَاْ" آپ نے پھر وہی فرمایا۔ فرشتے نے پھر سینے سے لگا کر بھینچا اور چھوڑ کر کہا "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ" (پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے ہر شے کو پیدا کیا)۔ یہ پہلی وحی تھی۔ کچھ روز بعد "سورۃ مدثر" کا نزول شروع ہوا اور اس میں آپ کو دعوت حق کے لئے کمر بستہ ہونے کو کہا گیا۔

چوتھا دور

• خاموشی سے دعوت [illegible]

Marfat.com

اور صرف قریبی لوگوں تک محدود رکھا۔ پہاڑ کی گھاٹیوں میں چلے جاتے اور لوگوں کو وہاں تعلیم و تربیت فرماتے۔ ان کے لئے شب بیداری اور عبادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح فرض تھی یہ بھی شب بیداری میں مصروف رہتے۔

• پھر ایک روز حکمِ الٰہی کی تعمیل میں کوہِ صفا پر کھڑے ہو کر آپ نے قریش کو پکارا اور انہیں اپنی نبوت سے آگاہ کیا اور دعوتِ اسلام دی۔ دعوت کا اعلان ہونا تھا لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے چند جاں نثاروں کی جان کے دشمن ہو گئے۔ ابو طالب صاحب اتنی سخت مخالفت، سماجی بائیکاٹ، کھانے پینے کی چیزوں کو ان کے بازار تک جانے پر پابندی لگانے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھرپور حمایت کرتے رہے

Marfat.com

اگرچہ آپ نے اسلام قبول نہ کیا۔

- ابوطالب اعلانِ نبوت کے بعد دس سال تک زندہ رہے۔ اُن کا انتقال ہو گیا اور آپ کے انتقال کے تین دن کے بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انتقال فرما گئیں۔ عورتوں میں آپ پہلی خاتون تھیں جو اسلام میں داخل ہوئیں۔
- حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کو دو اتنے بڑے دنیاوی رفیقوں کے انتقال کا بے حد صدمہ ہوا اور آپ نے اس سال کو غم کا سال کہا۔

پانچواں دور

- اب ایک طرف تو دنیاوی اسباب ختم ہوتے گئے [illegible] ہو گئے۔ اُدھر کفار نے آپ پر بے پناہ مظالم [illegible] شروع کر دیئے۔ آپ [illegible]

Marfat.com

ہر کیں اور ان کا سرغنہ ابولہب (جو آپ کا چچا تھا)
پیش پیش تھا۔ آپ کو طرح طرح کے دنیاوی لالچ
دیئے گئے مگر آپ نے سب حقارت سے ٹھکرا دیئے۔

● آپ مع اپنے جاں نثاروں کے پہاڑ کے درّے میں
پناہ گزیں ہونے پر مجبور ہو گئے۔ مگر کفّار آپ
سب کا محاصرہ کئے رکھتے۔ کھانے پینے کی بھی کوئی
چیز نہ آنے دیتے؛ اور آپ کو اور آپ کے جاں نثاروں
کو قتل کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ آپ کے خاندان تک
کی نظر بندی کر دی۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم بے حد
غمگین تھے اپنے جاں نثاروں اور خاندان کی نظر بندی
کی وجہ سے مگر راہِ حق سے پائے مبارک ذرا بھی
نہ ڈگمگائے اور سب مصائب آپ نے صبر و شکر
سے برداشت کئے۔

○ جب [illegible] کی تعداد پانچ چھ تھی آہستہ آہستہ

Marfat.com

بڑھتے بڑھتے گنتی 70 کے قریب ہو گئی۔

• مدینہ شریف سے کچھ لوگوں کا آنا اور اسلام لانا۔ مدینہ شریف میں تعداد بڑھتی گئی۔

چھٹا دور

• اب دعوتِ حق کی وجہ سے اور محاصرے کی وجہ سے صورتِ حال بدل گئی۔ دن کو مصروفیت بڑھ گئی دعوتِ حق دینا، کھانے پینے کے سامان کو حاصل کرنے کے لئے منصوبہ بنانا۔ مالی حالت زبون ہو گئی۔ اُسے سنوارنے کے لئے ملک سے باہر جانا روزی کمانے کیلئے پھر دشمنوں سے جہاد کرنے کے لئے سامانِ حرب حاصل کرنا اور ہر حملہ کے مقابلے کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھنا

• حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (آپ کے چچا تھے) کا ایمان لانا اور اس سے

Marfat.com

کفار کی کمر ٹوٹنا اور ان کے حوصلے پست ہو جانا، اور خانہ کعبہ شریف میں نماز کی ادائیگی کا شروع ہو جانا۔

- اللہ تعالیٰ نے عبادت میں خصوصی تخفیف فرمائی اِن حالات کی وجہ سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی ڈھارس بندھانا۔
- حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ہر قبیلے اور ہر گھر گئے اور پیغامِ حق پہنچایا مگر مایوسی۔ سعودی عرب میں ایک جگہ طائف ہے۔ پہاڑی علاقہ ہے۔ آجکل صحت افزا مقام ہے۔ آپ وہاں بھی تشریف لے گئے۔ وہاں کے لوگوں نے بہت ہی ظلم کیا۔ پتھر برسائے۔ آپ زخمی ہو گئے۔ خون نعلین تک پہنچ گیا۔ اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی جبرئیل امین جب آئے اور کہا کہ حکم دیں تو اس بستی کو تہس نہس کر دیا جائے۔ آپ نے پھر بھی صبر کیا۔ بددعا نہیں کی بلکہ ہدایت کی دعا

Marfat.com

فرمائی کیونکہ آپکو تمام عالموں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا تھا۔

• رمضان المبارک کا مبارک مہینہ تھا۔ سب روزے سے تھے (یہاں کے موسم میں ہم لوگوں کو روزہ لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ صحرا کے موسم کو بھی خیال میں رکھیئے۔ اس کو ٹھیک جب سمجھو گے جب اس کی حالت پر غور کرو گے کہ رمضان کے مہینے میں ذرا گرمی ہو تو غریب آدمی تولیہ بھگو کر سر پر ڈالتے ہیں اور خوشحال لوگ افطاری تک ایئر کنڈیشنڈ میں پڑے رہتے ہیں اور افطاری کے وقت اگلی پچھلی ساری کسر پوری کر دیتے ہیں) ـــــ رمضان المبارک کے مہینے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ بدر لڑنا پڑا۔ آپکے کل 313 جاں نثار تھے۔ دوسری طرف قریشِ مکہ کی کثیر تعداد تھی جو ایک ہزار سے بھی زیادہ تھی ظاہری اسباب آلات کے [illegible]

Marfat.com

اسلامی تاریخ کا پہلا فیصلہ کن معرکہ تھا۔ ایک طرف حق اور دوسری طرف باطل۔ رشتہ داریاں سمٹ گئیں۔ چچا اپنے بھتیجے کے، ماموں بھانجے کے، لڑکا اپنے باپ کے اور بھائی اپنے بھائی کے خلاف لڑ رہا تھا۔ کیونکہ وہ صرف کلمہ گو ہی نہ تھے بلکہ ان کے رگ و ریشے میں ایمان عملاً داخل ہو چکا تھا۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں دیوانے تھے۔ ادھر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عجب عالم تھا۔ بارگاہ رب العزت میں سربسجود تھے اور الحاح و زاری سے یہ دعا مانگ رہے تھے "اے اللہ! اگر یہ مٹھی بھر مسلمان مٹ گئے تو پھر زمین پہ تیرا نام لیوا کوئی باقی نہ رہے گا اور اس جوش و خروش سے تجھے قیامت تک کوئی یاد نہ کرے گا۔ اے اللہ! آج اپنا وعدہ پورا کر اور مسلمانوں کی مدد کر۔" اس دعا

کو مومن آج بھی جب پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو ہر خیال سے ہٹا کر اُس منظر میں کھو جاتا ہے تو دل جذبات سے بھر آتا ہے اور بے ساختہ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح کی بشارت دی گئی اور کفار کو ذلت آمیز شکست ہوئی۔ یہ تھا غزوۂ بدر۔

ساتواں دور

- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مدینہ شریف میں مسلمان اچھی تعداد میں ہو گئے کہ انہوں نے آپ کو ہجرت کی دعوت دی۔ مکہ سے نکلنا بھی کوئی آسان کام نہ تھا تفصیل کی گنجائش نہیں۔ یہی کافی ہو گا کہ ہجرت کا منصوبہ بنا لیا گیا اور اس میں کامیابی ہو گئی۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

Marfat.com

لیے جوش میں آکر آپ کی شان میں اشعار گا کر استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

• پہلا معرکہ بدر میں ہوا۔ جس معرکۂ جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شرکت کی اس کو جنگ یا معرکہ نہیں کہا جاتا۔ بلکہ جس جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود حصّہ لیا ہو اُسے غزوہ کہتے ہیں۔ اسی لئے یہ غزوۂ بدر کہلایا۔ کُل 27 غزوات لڑے گئے۔ اسکے علاوہ 50 سے زیادہ مہمات لڑی گئیں۔

• اب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غالب کیا اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کامیابیاں عطا کیا۔ عروج دین اور وہ مبارک دن بھی آیا کہ آپ نے ایک لاکھ سے زائد مسلمانوں کے روح پرور اجتماع میں آخری خطبہ حجۃ الوداع دیا۔

[illegible]

Marfat.com

کے لیے یہ ادوار بہت ہی مختصر کر کے یہاں تحریر کیے گئے ہیں
مزید ادوار کا یہاں ذکر ضروری نہ سمجھا۔ جب آپ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے ان ادوار سے آگاہ ہو چکے
ہوں گے سورہ مبارکہ کے معانی کی تہہ میں پہنچ جانے کے لئے
تدبر و تفکر و توجہ کرنے کے قابل ہوں گے جب آپ اُن پر ان
حقائق سے آگاہ ہوں گے۔ اب آپ اپنے آپ کو اس دور
میں لے جائیے اور سوچیئے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
پانچ چھ جاں نثاروں میں تصور کیجیے اور وہ حالات جن
اپنے اوپر طاری کریں تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے
بڑے سے بڑے مصلح اس صورت حال کا اگر تصور کریں تو
مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہمت ہار جاتے ہیں۔ تاریخ اس کی
گواہ ہے اور اس دور میں بھی آپ اس کے لئے ایمان
شب بیداری، عبادت، ریاضت ...
کر جان کا خطرہ اور ...

Marfat.com

پہنچنے لگیں اشیاء نایاب نہیں پہنچ سکتی تھیں۔ کفار کے یہ مظالم اور ادھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ان مظالم پہ صبر کریں اور ان سے اس طرح علیحدہ ہو جائیں کہ وضعداری قائم رہے۔ آپ نے اتنے نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی تعمیل کی اور اپنے جاں نثاروں کی تعلیم و تربیت نہایت احسن طریقے سے کرتے رہے۔ یہ چیزیں آپ کے دل میں ایک عجیب عظمت اور محبّت اپنے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیدا کریں گی۔ جب سچی محبت پیدا ہوگی تو ادب پیدا ہوگا اور ادب انسانی شعور میں نُور عطا کرتا ہے اور نُور عقل کو بھٹکنے نہیں دیتا۔ اور سورۃ مزمل کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو جائے گی اس لئے اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات نے نازل فرمائی اور جب [illegible] (علیہ السلام) پہ نازل فرمائی دونوں سے نسبت

Marfat.com

تتمہ (ب)

رُوحی بچّوں کے استفسارات کا جواب

عزیزانِ من! آپ کے سوال کہ کیا بات ہے کہ نماز، تلاوتِ کلام پاک اور نیک کاموں کی طرف طبیعت مائل نہیں ہوتی اور جب اس طرف قدم اٹھاتے ہیں تو طبیعت پر منوں بوجھ محسوس کرتے ہیں اور اگر کسی بُرے کام کا خیال بھی آجاتا ہے تو طبیعت فوراً چست ہو جاتی ہے۔

یہ آپ کے تاثرات سچے ہیں۔ جسم اور رُوح دونوں کی صحت کے لئے کچھ قوانین ہیں۔ جب یہ توڑے جاتے ہیں تو نتیجہ ظاہر ہے دونوں بیمار ہو جاتے ہیں۔ جسم انسان کا ظاہر ہے اور رُوح باطن ہے۔ [illegible] کے لئے آپ ظاہری [illegible]

Marfat.com

[illegible] صحبت [illegible] کرنے کیلئے دل کھول کے خرچ کر دیتے ہیں۔ انسان کے باطن میں اس کی روح ہے۔ انسان جب اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے روگردانی کرتا ہے تو گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ہر گناہ روح کی ایک بیماری ہے۔ اس کے بھی طبیب ہیں۔ علمائے حق، پیرانِ کامل اور ان کی صحبت ہے۔

انسان کے اندر قلب معدن الخیر ہے اور نفس منبعِ شر ہے اور عقل اور شعور اگر بے لگام ہو جائیں تو ان دونوں میں شر ہی شر آ جاتا ہے۔

ہر بچہ معصوم ہوتا ہے خواہ وہ کافر کا ہی کیوں نہ ہو۔ بچے کی پہلی تربیت گاہ ماں کی آغوش ہوتی ہے اور جب وہ [illegible] ایک سال کا ہوتا ہے تو اس کا اپنا گھر پہلی درسگاہ [illegible] حاصل کرنے کے قابل ہوتا ہے

[illegible]

Marfat.com

اب صورتِ حال یہ ہے کہ جب بچہ [illegible] آ جاتا ہے
تو وہ امّی اور ابّو کی بجائے ڈیڈی اور ممی کے الفاظ بولتا ہے
پہلے یہ بڑے گھرانوں میں ہوتا تھا مگر اب متوسط حیثیت
کے گھروں میں بھی رواج پا گیا ہے۔ وہ بھی دیکھا دیکھی اور
بڑا بننے یا کہلانے کی خواہش میں اس تہذیب کو اپنانے پر
مجبور ہو گئے تاکہ وہ بھی معاشرے میں عزت کی نگاہ سے
دیکھے جائیں۔ اِدھر دولت کی حرص و ہوس کا اتنا غلبہ ہو گیا ہے
کہ دین و مذہب 80 فیصد گھرانوں سے ہجرت کر گیا ہے اگر ان
گھروں میں جائیں تو مسلمان اور کلمہ گو تو ضرور ملیں گے
مگر اسلام کا نام و نشان نہیں [illegible] مسائل کے لوگ بھی
اس فکر میں ہیں کہ بچے باہر کے [illegible]
گرین کارڈ ہی مل جائے [illegible]
قادیانی کے ساتھ کسی کا رشتہ [illegible]
ساتھ اور کسی [illegible]

Marfat.com

بچارے اس سے نادم ہو کر ترک کرنے لگے، وہ مذہب
کے معاملے میں الٹا الزام کا پرچار کرنے لگ گئے ہیں' اور
دین کے اندر ایک بہت بڑا فتنہ پیدا ہو گیا ہے۔ پاکستان میں
کئی مسیحی لٹریچری اسکولوں میں تعلیم دی جاتی ہے۔ میرے
پاس والدین کی شکایتیں آتی ہیں کہ لڑکا ہم سے چھپ کر
بائبل کا مطالعہ کرتا ہے۔ آپ دعا کریں ——— خود عملی قدم
کوئی نہ اٹھائیں۔ دعا کو الہ دین کا چراغ سمجھتے ہیں۔ مریض
کو دوا کھلانے کے ساتھ ساتھ ہی دعا کی جاتی ہے۔

اس وقت جو نعرہ لگتا ہے "پاکستان کے مسلمانوں کا"
تو عرض یہ ہے وہ ہیں کتنے اور ان کی سنتا کون ہے۔ ان
کے راہبر علماء اور پیران طریقت تو اسمبلی کے انتخاب کے
لئے دوڑتے ہیں۔ اسمبلی کی ہر سیٹ ظاہر ہے ایک
منفعت رکھتی ہے۔ آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو
[illegible] کے مقدمات ان پر کیوں بنتے

Marfat.com

ہیں؟ دین تو علمائے حق سے حاصل ہو جاتا ہے اور اُس کی حفاظت کسی مردِ کامل کے دستِ حق پرست میں ہاتھ دینے سے ہوتی ہے۔ ایک آپ کو شریعت کے علم سے آگاہ کرتا ہے۔ حدود اللہ کے بارے میں بتاتا ہے کہ کس چیز کو اللہ نے حلال کیا ہے اور کس چیز کو حرام کیا ہے۔ اور آپ کو پیدا کرنے کا کیا مقصد ہے اور وہ اپنی عبادت آپ سے کس طرح چاہتا ہے۔

پیرِ کامل آپ کا ہاتھ پکڑتے ہی اپنی رُوحانی قوت سے آپ کے باطن کو صاف کرتا ہے کیونکہ باطن کی بیماری گناہ کرنے سے ہوتی ہے۔ مسلسل گناہ کرتے رہنے اور توبہ نہ کرنے سے قلب و باطن سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ شر کی طاقت جسے نفس کہتے ہیں غالب آجاتی ہے۔ نفس شیطان کا ہمیشہ ہی تابعدار غلام ہے اور شیطان انسان کا سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق کے وقت سے ہی دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے قرآن پاک میں بار بار اس سے بچنے کی تاکید فرمائی اور کہا
یہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

عزیزانِ من! آپ عالمِ دین اور پیرِ کامل دونوں کا ملنا محال ہو چکا ہے۔ آپ ہر ایک سے سنّت پر چلنے کے وعظ تو سنیں گے مگر خود ان میں سے اکثر عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لہٰذا آج کا معاشرہ اِن سے باغی ہو چکا ہے۔ اگر خوش قسمتی سے مردِ کامل اور عالمِ حق مِل بھی جائیں تو آپ کے والدین دیوارِ چین بن کر راستے میں حائل ہو جائیں گے۔ وہ تو آپ کو دنیاوی عزّت و جاہ کے حصول کے لئے اجازت دے سکتے ہیں۔ ہر مدد دے سکتے ہیں۔ باہر کے ملک تعلیم یا ویسے بھجوانے کے لئے بھاری قرضہ اٹھانے کے لئے تیار ہیں مگر دین کا ضروری علم یعنی اس کے پانچ ارکان تک سے خود بھی بے خبر ہیں اور اولاد کو بھی اسی گمراہی میں دھکیل رہے ہیں۔ یہ باہر جانے

Marfat.com

کا مرض اتنا پاکستان بننے سے قبل نہ تھا مگر اب آکر غیر مذہب سے دین دار گھرانوں کے لڑکے لڑکیاں بھی باہر جا رہے ہیں اور زیادہ تر امریکہ جانے کی دُھن سوار رہے۔

گھر کی درسگاہ دین کے معاملے میں صفر ہے مشنری اسکول اور کالج وغیرہ بھی صفر۔ بعض گھرانوں میں مائیں یوروپین عیسائی یا یہاں کے عیسائی یا دوسرے مذاہب کی ہیں۔ ٹھیک ہے انہوں نے اسلام قبول کیا مگر سوائے چند کے سب نے شادی کرنے کے لیے کلمہ پڑھ لیا۔ اِدھر صاحبزادے اوّل تو پوری کوشش کرتے ہیں کہ امریکہ میں نوکری مل جائے یا یورپ کے کسی دوسرے ملک میں ہی سہی اور جونہی نوکری ملی وہیں شادی کر لی۔ اس طرح بہو بھی امریکن یا یوروپین گھروں میں موجود ہیں۔ بہو بننے کے بعد وہ پورے حقوق حاصل کر لیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایمان کی نعمت عطا کی۔ ایمان محبت

یقین ہے کہ جب تک انسان پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان نہ لائے اس کے بغیر تو عقیدہ صحیح نہیں ہوتا اور اگر عقیدہ صحیح نہ ہو تو اعمال کچھ فائدہ نہیں دیتے۔

جسم اور روح کی طہارت کے لئے نماز کی نعمت عطا کی۔ پانچ وقت کی نماز بدن کو پاک صاف کر دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ طاہر رہنے والوں کو پیار کرتا ہے اور مال کو پاک کرنے کے لئے زکوٰۃ فرض کی ہے۔

گناہوں کی سیاہی کو دور کرنے کے لئے توبہ کا صابن رکھ دیا ہے۔ اگر انسان گناہ کرتا ہے، ارادے سے نہیں بلکہ مبتلا ہو گیا ہے حالات کی وجہ سے اور اپنی قوتِ ارادی کی کمزوری اور نفس کے غلبے کی وجہ سے تو اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ مبتلا ہونے کی وجہ سے گناہ بے اختیاری کی حالت میں سرزد ہوں تو انسان لیٹے بیٹھے جس حال میں ہو اللہ کے سامنے عاجزی اور انکساری سے

Marfat.com

توبہ کرے اور کہے کہ میں مجبور ہوں۔ مولا میرے حال پر رحم
فرما۔ اپنی کریمی کے صدقے میرے گناہ بخش دے مجھے [illegible]
سمجھ آتا میں اپنی اس مصیبت سے کیسے نکلوں گا اگر [illegible]
ہے جو چاہے کر سکتا ہے تیری ذات ہی ہے جو مجھے بچا لے شیطان
اور نفس سے۔ اس طرح نماز نہ پڑھنے کے لئے بھی توبہ کرنا ہے
اور جب فرصت ملے اس نماز کو ضرور ادا کرنا ہے۔ میں
آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی یہ مسلسل پکار ہر گناہ کے
بعد ندامت اللہ تعالیٰ کی رحمت کو ایک نہ ایک دن ایسے جوش
میں لائے گی کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔ وہ آپ کو [illegible]
قوتِ روحانی عطا کر دے گا کہ آپ کو نماز پڑھے بغیر [illegible]
دل سے نفرت کرنے اور بچنے کے لئے [illegible]
میں نے بہت لوگوں کو [illegible]
ان پر آخر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا۔ انہوں نے [illegible]
گناہ چھوڑ دیئے نماز [illegible]

Marfat.com

اکلِ حلال - صدقِ مقال اور صحبتِ صالح

اکلِ حلال (حلال روزی) یہ تو ساری دنیا میں کہیں بھی ممکن نہیں۔ ہر جگہ سود کی معیشت ہے مگر اس کو مجبوری جانے مگر دل سے سخت نفرت کرے۔ ہاں صدقِ مقال یعنی سچ بولنا اس کی پوری کوشش کرے اور اچھی صحبت جب بھی جہاں بھی اور جتنی دیر کے لئے ملے اس کا لالچی رہے۔

ایک شخص حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ مجھ میں فلاں فلاں بُرائیاں ہیں میں انہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ مجھ سے ایک وعدہ کرو کہ تم جھوٹ نہیں بولو گے۔ اس نے وعدہ کر لیا اور اپنے اس وعدے پر قائم رہا۔ تو اس کی ساری برائیاں دور ہو گئیں۔

Marfat.com

قرآن، حدیث اور اقوالِ اولیاء میں اچھے دوست کی

محفل میں بیٹھنے کی بار بار تاکید آئی ہے۔ مولانا روم کا

ارشاد ہے: "نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو" اور ارشادِ

نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے "نیک اور صالح دوست کی

مثال عطر فروش کی سی ہے اگر وہ تمہیں عطر نہ دے تو

اس کی خوشبو تو تجھ تک پہنچتی رہے گی۔ اسی طرح برے دوست

کی مثال لوہار کی سی ہے اگر اس کی روشن کردہ آگ تجھے نہ جلائے

لیکن اس کی لو تو تجھ تک ضرور پہنچے گی جو یقیناً نقصان دہ

ثابت ہوگی"۔

پھر فرمایا۔ ایک برے دوست سے تنہائی بہتر ہے اور تنہائی

سے صالح دوست بہتر ہے۔

پھر فرمایا۔ اگر کسی انسان کو پہچاننا ہو تو اس کا دوست دیکھو، لوگ اپنے

دوست کے ذریعے سے پہچانے جاتے ہیں۔

میں اب اس ضمن میں چند واقعات بیان کرتا ہوں

Marfat.com

سے نیکی کی توفیق مانگتے رہیں۔ خواہ سال گذر جائیں۔ ایک نہ ایک دن اس کی رحمت جوش میں آئے گی اور انشاء اللہ گوہرِ مقصود حاصل ہوگا اور پھر گناہ اور بُرائی کے خیال تک سے کراہیت پیدا ہو جائے گی۔ یہ ضروری نہیں کہ یہ توفیق مصلّے پر ہی جا کر مانگی جائے۔ وہ وقت بھی آجائے گا۔ پہلے اس کو پکارنے میں تو لگ جائیں جس حال میں بھی ہیں۔ اپنے بندے کی خفیہ پکار اور زاری اللہ کو بہت پسند ہے۔ اور اس کا کرم بھی بے پناہ ہے۔ رحمتِ حق بہانہ مے جوید۔

عزیزانِ من! آپ کوشش کرتے رہیں کہ خوفِ الٰہی دل میں پیدا ہو۔ یہ کبھی نہ بھولیں کہ دانائی کی بنیاد خوفِ الٰہی ہے۔ آج یہ چیز غائب ہے۔ لہٰذا سزا و جزا کا تصوّر بھی غائب ہے۔ نزع کی سختی، قبر کا عذاب، حشر کا برپا ہونا، قیامت کی ہولناکی اور عذابِ دوزخ وغیرہ کو توہّم پرستی سمجھا جاتا ہے۔ دُنیا اتنی مادّہ پرست ہوگئی ہے کہ دولت

Marfat.com

ہی سب کچھ ہے۔ جدیدیت کے بہت سے نتیجے نکلے ہیں، ان میں سے سب سے بڑا یہ نتیجہ ہے کہ مغرب کے عیسائیوں، یہودیوں، کمیونسٹ اور سوشلسٹ لوگوں نے مسلمان قوم کے دل سے اللہ اور رسول کا احترام اس طرح ختم کیا کہ اِن کو عورت، شراب، جوا اور دولت کی حرص میں مبتلا کر دیا۔ یہودی، نصرانی، ہندو اور دوسری قومیں جانتی تھیں کہ اگر اُن کو کسی سے خطرہ ہے تو وہ اسلام سے ہے، مسلمانوں نے بارہ سو سال سے زیادہ روئے زمین پر حکومت کی۔ یہ وہ کبھی نہیں بھول سکتے اور تاریخ ہمیشہ اپنے آپ کو دُہراتی ہے۔ جو تھوڑے بہت مسلمان اسلامی زندگی اب بھی بسر کرتے ہیں۔ اُن کو حقارت آمیز لہجے میں بنیاد پرست کہا جاتا ہے۔ اُن کا [illegible] کیا گیا ہے دنیا میں اب ذلیل ترین قوم مسلمان سمجھی جاتی ہے۔ ایک ارب سے زیادہ آبادی ہے جو عرب سے اسلام [illegible] اور

والے تقریباً اسّی فیصد اسلامی ممالک کمیونزم اور سوشلزم کی گود میں چلے گئے۔ کمیونزم کا انتقال ہو گیا ہے مگر ان ممالک میں اسی طرح موجود ہے۔ یاد رہے کمیونزم اور سوشلزم یہ دونوں ازم ہیں جو خدا کے وجود کو نہیں مانتے۔ دُنیا کا پچاس فیصدی تیل مُسلم ممالک دیتے ہیں اور چالیس فیصدی خام مال بھی انہی ممالک سے جاتا ہے مگر دنیا کے تمام مظالم مسلمانوں پر ڈھائے جا رہے ہیں۔ آپ نے افغانستان، فلسطین اور کشمیر کے مجاہدین کا حال دیکھا۔ فلپائن اور برما کے مسلمانوں، بلغاریہ کے مسلمانوں اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، آپ دیکھ رہے ہیں۔

جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اعلانِ نبوّت کیا تو اُس وقت کیا حال تھا۔ اتنی مصیبتیں آپ نے اُٹھائیں دینِ حق کے لیے۔ بے شمار غزوے لڑے، بے شمار جنگوں کے

Marfat.com

پلان بنا کر دیئے اور آخر کار اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ
کا آپ سے وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا اور وصال سے پہلے حج
حجۃ الوداع پر خطبہ دیا۔ اس میں ایک لاکھ سے زائد
مسلمان جمع تھے۔ آج بھی اگر ہم سچے دل سے اسلامی احکامات
پر عمل کریں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔
ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے وقتاً فوقتاً عذاب
الٰہی نازل ہوتے رہتے ہیں مگر ان کا اثر وقتی طور پر ہوتا
ہے۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی توفیق پھر بھی نہیں
ہوتی۔ اوجڑی کیمپ کا واقعہ لے لیں۔ قیامت سے کم نہیں
تھا جن کے پاس کاریں تھیں وہ بیوی بچوں کو بٹھا کر کوئی
پشاور کی طرف اور کوئی جہلم کی طرف دوڑ پڑا۔ اور یہی نہیں
چرنوبل کے ایٹمی پلانٹ کا حادثہ ہوا۔ بیسیوں ہزار آدمی ابھی
تک جسمانی طور پر معذور ہو کر رہ گئے ہیں۔ بھارت میں بھوپال
کی گیس فیکٹری کا واقعہ ہوا۔ اس میں بھی ہزاروں آدمی مر گئے

Marfat.com

[illegible] زندگی گزار رہے ہیں۔ کوئی پوچھنے والا نہیں۔

عذاب قبر کے کتنے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں

ایک دل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا۔ ویسے تو مادّہ پرست

مسلمان عذاب قبر اور عذاب حشر کا مذاق اُڑاتے رہتے ہیں

اس دردناک واقعے کی پریس کٹنگ کی کاپی آپ خود پڑھ

لیں۔ (تتمہ "د" صفحہ نمبر: ۱۷۶)

[illegible] آپ کے تاثرات موصول ہوئے۔ مجھے اپنے

پہلے طریقہ بیان کو بدلنا پڑا اور تشریحات کے تتمہ میں موضوع

سے متعلق جتنا بھی مواد ممکن ہو سکتا تھا وہ بھی مہیا کرنے

کی کوشش کی ہے۔

[illegible] میری تحریر عالم فاضل لوگوں کے لئے

[illegible] آپ جیسے [illegible] کے لئے ہے کہ آپ زیادہ سے

زیادہ [illegible] شاید اللہ تعالیٰ اپنے فضل و

[illegible] آپ کا

Marfat.com

سینہ کھول دیے ہیں لے اپنی تمام [illegible]

اختصار سے کام لیا اور ان کو احسن طریقے سے پہنچایا ۔

میرا فرض ہے آپ کے سمجھ اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا ۔

اُمید ہے جنھوں نے مجھ سے استفسارات کیے ہیں

اُن سب کے جوابات اس میں آگئے ہوں گے ۔ اب آخری

حالت ہے :

پڑھتے نہیں ہیں بھول کے اللہ کی کتاب
ہوتے نہیں ہیں چشمۂ [illegible] سے فیضیاب
مغرب کے میکدوں کی چڑھائے ہوئے شراب
اس درجہ ہوچکے ہیں [illegible] خراب
[illegible]
اور [illegible]

Marfat.com

سورۃ مبارکہ کی چند فکر انگیز تشریحات

① یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ

اس سورۃ مبارکہ کا آغاز "یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ" سے کیا گیا ہے۔ مختلف علمائے کرام نے اس کے مختلف ترجمے اپنی اپنی استعداد کے مطابق کئے ہیں۔ اُن میں سے کچھ یہ ہیں:

- "اے جھرمٹ مارنے والے"
- "اے کپڑوں میں لپٹنے والے"
- "اے چادر اوڑھنے والے"

ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ یہ اُسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب مترجم کو دونوں زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہو۔ زبان کے محاورات کا صحیح ترجمہ کرنے کے لیے جس قوم کی زبان ہو اُن کی تہذیب و تمدن سے بھی آگاہی ہونا چاہیے۔ مگر اتنا علم رکھنے کے باوجود بھی کسی نہ کسی وجہ سے ایسا نہیں ہو پاتا جیسا کہ حق ہے۔ ترجمہ تو ہو جاتا ہے مگر روح پوری نہیں آتی۔ سچی بات ہے کہ یہ ممکن بھی نہیں۔ ظاہر اُس کا آراستہ مگر باطن میں وہ آب و تاب نہیں ہوتی۔

یہاں پر معنی سمجھنے کے لیے پہلی ضروری چیز یہ ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ خطاب کرنے والا کون ہے اور اس کی کیا حیثیت ہے اور جس سے کہا گیا اس کی کیا حیثیت ہے۔

یہاں پر خطاب کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے جس نے اپنے آپ کو رب العالمین، الرحمٰن الرحیم، مالک

وہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) امام الانبیاء ہیں جن کے بارے
میں قرآن پاک میں فرمایا: "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ - اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر
جہانوں کے لئے رحمت بنا کر" پھر دوسری جگہ فرمایا "بے شک
اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور ایمان والو۔ اُن پر
درود اور خوب سلام بھیجو" اگر کوئی یہ جاننے کے بعد اس
کو عام چاند جانے تو یہ اُس کا اپنا نصیب اور علم ہے کیسی
ادنیٰ چیز کو بھی جب کسی اعلیٰ چیز سے نسبت ہو جاتی ہے
تو اُسے چار چاند لگ جاتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک ہر وقت معطر
اور منور رہتا۔ آپ کے جسم مبارک پر کبھی کسی نے مکھی تک
بیٹھتے نہیں دیکھا۔ آپ کا سایہ مبارک نہ تھا تاکہ سایہ پر
کسی کا قدم پڑ جانے سے بے ادبی نہ ہو جائے۔ آپ کے
پسینہ مبارک سے گلاب کی خوشبو آتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

جس کوچہ میں سے ہو کر گزر جاتے پھر اگر کوئی شخص اس کوچے سے گزرتا تو وہ خوشبو کی وجہ سے پہچان جاتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِدھر سے گزرے ہیں۔ یہ آپ کی خوشبو (خارجی یعنی جو لگائی جاتی ہے) بلا خوشبو کی ہوتی تھی یعنی ذاتی خوشبو تھی۔ وصال کے بعد حضرت سیدہ اُم سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کے ہاتھ مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر آپ کے سینہ مبارک پر رکھے۔ آپ کا کہنا ہے کہ روزانہ کھانا وغیرہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کے باوجود ان کے ہاتھوں سے کئی روز تک مسلسل مشک و عنبر وغیرہ کی خوشبو آتی رہی۔

غلاف کا اور کوئی بھی رنگ ہو سکتا ہے مگر جو غلاف سیاہ رنگ کا ہے وہ کعبہ شریف سے نسبت پا لینے سے غلاف کعبہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح خانہ کعبہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس جگہ کھڑے ہو کر

تشریف لایا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے وہاں نماز پڑھنے کے لئے حکم کر دیا جو ہر حاجی آج بھی اس مقام پر پڑھتا ہے۔ ایک پتھر کو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر کے پائے مبارک کے ساتھ لگ جانے سے یہ مقام ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حاصل ہو گیا۔

اس خطاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عظیم لقب سے نوازا گیا ہے "اَلْمُزَّمِّلُ" کا ترجمہ تو "اَلْمُزَّمِّلُ" ہی کیا جاتا ہے جبھی جا کر اس کے ترجمے کا پورا حق ادا ہو سکتا ہے۔ دوسری زبانوں کے کئی ایسے الفاظ ہیں جن کا اُردو میں کوئی ترجمہ نہیں۔ آپ لفظ سجدہ کو لے لیجئے۔ یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اُردو زبان میں اس کو سجدہ ہی کہا جاتا ہے۔ اب یا ایہا المزمل کے ترجمے میں اُردو کے ایک لفظ میں ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ ترجمے کے لئے چار الفاظ اُردو کے استعمال کئے گئے ہیں جیسے اے چادر اوڑھنے والے۔ اس کو ایک عام چادر سمجھے [illegible] چادر اوڑھایا جاتا ہے جو دوسری

چادروں سے عرض میں بڑی ہوتی ہے اور جسم پر آسانی سے لپیٹی جا سکتی ہے۔

(علم والے علم کی عینک سے اور اہلِ محبت محبت کی عینک سے اس عالم میں قدرت کا نظارہ کرتے ہیں)

1942 میں ایک درویش کی زیارت نصیب ہوئی اور لوگ بھی تھے۔ وہ ایک عجیب عالم میں تھے۔ کبھی کبھی بے خودی سے نکل کر ہوش میں آتے۔ ایک مرتبہ فرمایا۔ کسی کو کچھ پوچھنا ہے یا کہنا ہے۔ کسی نے اپنی پریشانیاں بیان کیں۔ کچھ دینی رُجحان رکھنے والوں نے دین کی باتیں پوچھیں۔ موقع مناسب سمجھا، بندہ نے بھی عرض کیا یا حضرت "یا ایھا المُزَّمِّلُ" کا ترجمہ کیا ہے؟ آپ کے چہرے پر ایک عجیب مسرّت کی لہر دوڑ گئی اور پھر دل آویز مسکراہٹ سے فرمایا: "اے کملی والے" میں نے کہا سبحان اللہ!

پھر 1946 میں ایک [illegible] کی زیارت ہوئی [illegible]

Marfat.com

رہتی تھیں۔ ان کے ہم نشین بھی خوب ذوق و شوق رکھتے تھے۔
جب یہ آیتیں یا شعر شروع ہو گئیں۔ کچھ نے کہا اور کچھ نے پوچھا جب
یہ سلسلہ شروع ہوا تو ہم نے ابھی وہی بات دہرائی۔ یا حضرت
"یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ" کا کیا ترجمہ ہے؟ اضطراری حالت
میں آ گئے۔ بے ساختہ فرمایا "اے کالی کملی والے" یہ دونوں
حضرات محبت کی عینک پہنے ہوئے تھے۔ دیوانوں کے ترجمے
شاید اسی طرح کے ہوا کرتے ہوں گے۔ یہ اہلِ ظاہر کیلئے دلیل
نہیں۔ دلیل تو شریعت مقدسہ ہی میں ہے۔ اس دنیا
میں دیوانے اور فرزانے دونوں اپنی راہ چل رہے ہیں)۔

عبادات نبوی اور اس میں تخفیف کا حکم

آپ کو رب اللہ تعالیٰ نے منصب نبوت سے سرفراز فرمایا۔
اس کے بعد [illegible] تعلق اور زیادتی [illegible] ایک
[illegible]

درکار تھیں۔ دعوتِ حق خفیہ طور پر دیا جاتا تھا۔ آپ اکثر [illegible]
کرتے اور رات بھر عبادت کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پر
ورم آجاتا تھا۔ اب دن کو دعوتِ حق دینے کی وجہ سے مصروفیات
بہت بڑھ گئیں۔ ہر طرف کفر کا اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ مخالفت
ناساعد حالات تھے۔ خانہ کعبہ بتوں سے بھرا پڑا تھا۔ تبلیغ
کے لئے خاص حکمتِ عملی اور طریقہ کار وضع کرنا تھا۔ کسی
معاشرے یا نظام کو اس بے سروسامانی کی حالت میں بدلنے کا
بڑے سے بڑا مفکر بھی ہمت نہیں کر سکتا۔ مگر آپ کے ساتھ
تائیدِ ایزدی ہر وقت ہر حال میں شامل رہتی تھی۔ اللہ تعالیٰ
کی شانِ کریمی جوش میں آئی اور قیام کے بارے میں احکامات
کی بجائے فرمایا کہ تھوڑی رات آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا کچھ اور
زیادہ کر دیں۔ ہاں نماز تہجد اسی طرح [illegible]
بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
ایک سال بعد [illegible]

Marfat.com

③ قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی یوں تشریح فرمائی کہ جس طرح تم جلدی جلدی ردّی کھجوریں بکھیرتے چلے جاتے ہو اور بال کاٹتے چلے جاتے ہو، ایسا نہ کرو۔ جب کوئی نادر نکتہ آئے تو ٹھہر جاؤ۔ اپنے دل کو اس کی اثر انگیزی سے متحرک کرو، تمہیں اس سورۃ کو جلدی جلدی ختم کرنے کی فکر نہ ہو۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک اور جگہ فرمایا کہ جو قرآن کریم کی خوش الحانی سے تلاوت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ قرآن کریم کو خوش الحانی سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے سے [illegible] میں ایک عجیب نکھار آجاتا ہے اور [illegible] ایک [illegible] ہے [illegible] ہیں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

— "جو قرآن پر تدبر نہیں کرتے کیا ان کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے؟"

— "مسلمان اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر گونگے اندھے بہرے ہو کر نہیں گر پڑتے" (یعنی مسلمانوں کو چاہیئے کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لئے بہت محنت کریں)۔

— "یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سمجھ بوجھ کی باتیں ہیں اور ہدایت و رحمت ہے ایمان والوں کے لئے"

— "کتاب ہدایت ہم نے نازل کی اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں"

— "اے لوگو! اے علم والو! [illegible]"

— "اور بے شک یہ قرآن [illegible]"

— "جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم ہو"

Marfat.com

④ نزولِ کلامِ پاک کی عظیم بشارت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"ہم عنقریب آپ پر بھاری فرمان نازل کریں گے"۔

قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ یہ بنی نوعِ انسان کے لئے سرچشمۂ ہدایت ہے اور ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس میں جملہ احکامِ الٰہی ہیں:

— ظاہری طور پر لوگوں کو دعوتِ حق دینا اور اُن کو اللہ کے دین کی طرف بُلانا۔

— پھر تربیت سے اُن کے باطن کو پاک کر کے مشرف بہ اسلام کرنا۔

— ظاہری اور باطنی تربیت کر کے اور اُن کے قلوب کو دُرست کر کے اُن کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مُطابق

زندگی بسر کرنے کے لیے تیار کرنا۔

ــــ اور ایک معاشرے کو مکمل طور پر اور ہمیشہ کے لیے بدلنا اور انسانوں کو کفر کے اندھیرے سے نکال کر اسلام کی روشنی میں لانا یہ سب جان جوکھوں کا کام تھا۔

وہ کفر کے اندھیروں میں تھے۔ غرور و تکبر کے مارے ہوئے کسی کو کچھ سمجھتے ہی نہ تھے۔ ان کو اپنی عربی زبان کی فصاحت و بلاغت کا بہت گھمنڈ تھا۔ اس کے علاوہ ہر قبیلہ اپنی ایک انا رکھتا تھا اور اس حد تک کہ لڑکی کی پیدائش کو اس قدر اپنی بے عزتی سمجھتے کہ ان کو زندہ دفنا دیتے تھے۔ معمولی معمولی باتوں پر قبائل ایک دوسرے پر حملہ کر دیتے اور قتل و غارت کرتے۔ ایسوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے تیار کرنا بظاہر ناممکن تھا۔

یہ فرمان یعنی کلام پاک اپنے اندر [illegible] اتنا بھاری تھا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے [illegible]

Marfat.com

پہاڑ ان کے آگے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ یہ کتنا بھاری ہے اسکا اندازہ صرف ایک بات سے ہی لگا لیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر جب وحی کا نزول ہوتا تو آپ پہ اتنا بوجھ ہوتا کہ سخت سردی کے موسم میں بھی آپ کی پیشانی مبارک سے پسینے کے قطرے ٹپکنے لگ جاتے۔ اس نکتے کی حقیقت سوائے اہل معرفت کے کوئی نہیں سمجھ سکتا اس لئے کہ یہ اسرار میں سے ہے۔

⑤ شب بیداری و مجاہدۂ نفس

شب بیداری کے حکم سے شب کی فضیلت عبادت کے لئے اور بھی نمایاں ہو گئی۔ رات کو دن پر ہمیشہ سے فضیلت رہی اور اللہ تعالیٰ نے بے شمار راتیں فضیلت والی ہیں اور ایک رات کو اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں ”لیلۃ القدر“ فرمایا، اور لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح الامین اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے۔

Marfat.com

سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔ انسان کی عظمت عبادت ہی میں سے ہے اور اس میں صدق، اخلاص اور حضوری قلب جبھی میسّر آسکتے ہیں جبکہ نفس کو مطیع کر لیا ہو۔ حدیث شریف ہے۔ "مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔"

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

— "ہم نے انسان اور جن کو پیدا کیا صرف اپنی عبادت کے لئے" (اور کوئی غرض نہیں تھی)

— پھر فرمایا۔ "اللہ کے نزدیک زیادہ اکرم وہ ہے جو تقویٰ میں زیادہ بڑھ کر ہے۔"

یہ رات ہی ہے جب اللہ جل شانہ آخری آسمان تک نزول فرماتا ہے۔ اس ضمن میں کچھ احادیث شریف ہیں۔

— "اترتا ہے پروردگار ہمارا ہر رات کے آخری پہر کے وقت دنیا کے آسمان پر اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے ملنگے تاکہ میں اس کے

Marfat.com

چاہے مجھ سے میں اسے بخش دوں، پھر خداوند تعالیٰ کھولتا
ہے اپنے لطف اور رحمت کے ہاتھوں کو اور کہتا ہے کون ہے
جو قرض دے اُس ذات کو جو نہ فقیر ہے اور نہ ظالم۔ صبح
تک خداوند تعالیٰ یہی فرماتا رہتا ہے۔"

— ہر رات میں ایک ساعت ہے اگر اُس میں کوئی
مسلمان دین و دُنیا کی بھلائی مانگے تو خداوند تعالیٰ اُس
کو عطا فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔"

— لازم کر دو تم اپنے آپ پر رات کے قیام کو یعنی تہجّد کی
نماز پڑھنے کو، یہ طریقہ اُن نیک لوگوں کا ہے جو تم سے پہلے
تھے اور رات کا قیام تمہارا اللہ تعالیٰ سے نزدیکی کا سبب
ہے، گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہوں سے روکنے والا۔"

— آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "فرض نمازوں
کے بعد سب سے افضل رات کی نماز ہے یعنی تہجّد۔"

[illegible] عبادت اور نماز میں حضوری

Marfat.com

حاصل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہونے کے لیے
انسان کو اپنے قلب کے اندر حضوری حاصل کرنا ہے کیونکہ جب تک
نفس مطیع نہیں ہو جاتا۔ وہ ہر وقت حملے کرتا رہتا ہے۔
طرح طرح کے وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ عبادت کی طرف
رغبت نہیں ہونے دیتا۔ اس کے خلاف جہاد کو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے جہادِ اکبر فرمایا ہے اور تلوار کے جہاد کو جہادِ اصغر۔
نفس سے جہاد تو ہر وقت کرنا پڑتا ہے۔ جب تک زندگی ہے۔
رات کو اُٹھنا انسان پر بے حد گراں گزرتا ہے۔ نیند
ایک عارضی موت ہے۔ اس دوران انسان کے اعضاء نرم
ہو جاتے ہیں اور ایک عجیب آرام و آسائش کی حالت میں
ہوتے ہیں۔ اس وقت جب وہ یادِ الٰہی کے لیے اٹھتا ہے
اور تمام گرانی و سستی کا مقابلہ کر کے وضو کرتا ہے۔ پھر مصلّے
پر اپنے جسم کو بارگاہِ رب العزت میں حاضر کرتا ہے۔ تو نفس بلبلا
اٹھتا ہے۔ روزانہ کے جاگنے سے اور نفس سے جہاد کرنے سے انسان

Marfat.com

ہے۔ اس بنا پر نفس مارنے سے انسان میں ایک خاص قوتِ ارادی پیدا ہو جاتی ہے اور جوں جوں وہ اس راہ میں استقامت حاصل کرتا جاتا ہے۔ قربِ خداوندی حاصل ہوتا جاتا ہے۔ جب انسان اپنے نفس کو پہچان جاتا ہے تو وہ اپنے رب کو پہچان جاتا ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس کی نگرانی اچھے طریقے پر ہوتی ہے اُس کی ولایت ہمیشہ باقی رہتی ہے۔ جب بندہ مجاہدۂ نفس میں کمال حاصل کرتا ہے تو نفس مر جاتا ہے۔ حدیث شریف ہے "مرنے سے پہلے مر جاؤ"۔ عجیب بات ہے کہ مُردار سے بدبو آتی ہے اور اسے دُور جگہ پھینکا جاتا ہے مگر ایک نفس جب مُردہ ہوتا ہے تو اس مُردار سے خوشبو آتی ہے۔ جو اس کی خواہشات کا مطیع ہو جاتا ہے اگر انسان کی اپنی مرضی ہے اس کے لئے دین کی تباہی ہی تباہی ہے۔

حضرت سائیں توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مُرید

Marfat.com

نے ایک دفعہ عرض کیا کہ حضرت میرا نفس مجھے بہت تنگ کرتا ہے۔
آپ نے تصرفِ روحانی فرمایا اور اس شخص کا نفس سامنے
حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا "کیوں ستاتے ہو اسے؟" کہنے لگا
"یہ میری بات مانتا ہے۔ لہٰذا میں اسے ستاتا ہوں اور جب تک
یہ میری بات مانتا رہے گا۔ میں اسے ستاتا رہوں گا۔"

انسان ظاہری عبادت کتنی ہی کیوں نہ کرے؟ دینی
کتابیں پڑھ پڑھ کر بیٹھ کبڑی کیوں نہ ہو جائے۔ یہ نفس مرتا
نہیں مرتا۔ یہ تو کسی مردِ کامل کی نگاہ جب پڑتی ہے تو بے بس ہو کر
خاموش ہو جاتا ہے۔ قلب، روح، نفس یہ سب باطن ہیں
ظاہر تو جسمِ انسانی ہے لہٰذا باطن کی دنیا کو جاننے کے لیے علم
روحانیت ضروری ہو جاتا ہے۔ ایمان ایک دولت ہے اور
نفس انسان کے اندر ایک ڈاکو ہے اور شیطان اس کا ازلی سلام
یہ ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ جب کوئی مردِ کامل اپنے کسی مرید پر
نظرِ فیض اثر ڈالتا ہے اور اس کے قلب سے ذکر جاری کر دیتا

Marfat.com

[illegible] ہوتا خواہ وہ کام میں مصروف

[illegible] ذکر کی آواز نفس کو اٹھنے نہیں دیتی بشرطیکہ

اس کے ساتھ ذکر [illegible] نصیب ہو اور ظاہر کے مجاہدے اور باطن کی

[illegible] کی استقامت سے حاصل ہوتی ہے

اور [illegible] بغیر صدق مجاہدہ کے درست نہیں ہو سکتی۔

(۵) ذکر اور تبتل الی اللہ کا حکم

"اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے

بے تعلق ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ"

ایک ذکر تو اہل ظاہر زبان سے کرتے ہیں۔ اسے ذکر

[illegible] کہا جاتا ہے۔ دوسرا ذکر اہل باطن کرتے ہیں جو کہ

[illegible] اس کی تعلیم وہی دے سکتا ہے جو

[illegible] سچے طالب ہوتے ہیں

[illegible] ناقص

ہے تو وہ خود تو گمراہ ہے ہی طالب کو بھی گمراہ کر دیتا ہے۔ آج
دور میں علمائے حق اور پیرانِ کامل عنقا ہو گئے ہیں۔ ان کا
ملنا محال ہو گیا ہے۔ پھر بھی انسان کو کوشش اور تلاش
ترک نہیں کرنا چاہیے۔

یہاں پر ہر طرف سے لاتعلق ہونے کے لیے حکم ہوا
ہے۔ وہ اہلِ ظاہر کے لئے تو مشکل ہے۔ ہاں اگر ساعت در
ساعت یہ کیفیت فضلِ ربی سے نصیب بھی ہو جائے تو
اس سے مقصود پورا نہیں ہوتا جس اپنائیت اور فنائیت
کا یہاں تقاضا ہے وہ پورا نہیں ہوتا۔ یہ حق تو اہلِ باطن ہی
ادا کر سکتے ہیں جنھوں نے اذکار کی مشق کامیابی سے اپنے
پیرِ کامل کی صحبت میں مکمل کر لی ہے۔ وہ رات کو جب اذکار
کے شغل میں مصروف ہوتے ہیں [illegible]
تک پہنچ جاتے ہیں کہ ذکر کرتے [illegible]
ہو جاتے ہیں [illegible]

Marfat.com

اللہ تبارک و تعالیٰ نے جگہ جگہ کلام پاک میں فرمایا ہے
کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

○ "اے ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کیا کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بولو۔"

○ "اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو اور کچھ رات میں اسے سجدہ کرو اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو۔"

اور پھر ایک جگہ اس طرح کریمانہ انداز میں بندے کو ذکر کی ترغیب دی ہے:

○ "اور پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔"

○ "اللہ کی پاکی بولتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت

Marfat.com

والا ہے۔"

- "جو میرے ذکر سے غافل ہو گا۔ اس کے لئے جینا محال ہو جائے گا۔"
- پھر ایک جگہ تو یہاں تک فرما دیا۔ "آگاہ رہو، دلوں کا چین اللہ کی یاد میں ہے۔"
- حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں۔" اس کو ذکر کرنے اور اس میں کمال حاصل کرنے کا حکم فرمایا تاکہ بھید ہونے کا بھید تو پا لے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر الٰہی کے بارے میں فرمایا "جو شخص ذکر الٰہی کرتا ہے اور جو شخص ذکر الٰہی نہیں کرتا وہ زندہ اور مردے کی مانند ہیں۔"
- "خدا کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں میں [illegible] ان لوگوں کو تلاش کرتی ہے [illegible] اللہ [illegible]

Marfat.com

رہتے ہیں جب وہ کسی جگہ ذکرِ الٰہی کرنے والوں کو
پا لیتے ہیں تو اپنے ساتھیوں سے پکار کر کہتے ہیں آؤ
اپنے مقصد کی طرف آجاؤ (یعنی ذکرِ الٰہی کو سننے اور
ذکرِ الٰہی کرنے والوں سے ملنے کے لئے)۔ اس کے بعد
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ پس وہ فرشتے آجاتے
ہیں اور اپنے پروں سے ذکرِ الٰہی کرنے والوں کو ڈھانک
لیتے ہیں اور آسمانِ دنیا تک پھیل جاتے ہیں۔"

○ "شیطان انسان کے دل (کی تاک) میں لگا ہوا ہے۔
پس جس وقت آدمی خدا کا ذکر (دل سے) کرتا ہے،
شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب ذکرِ الٰہی سے
غافل ہوتا ہے وسوسے پیدا کرتا ہے۔"

○ "بندہ جو عمل کرتا ہے اس میں ذکرِ الٰہی سے بہتر اور
عذابِ الٰہی سے نجات دینے والا کوئی عمل نہیں ہے۔"

○ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ

Marfat.com

ہوں جبکہ وہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے دونوں ہونٹ میرے ذکر سے حرکت کرتے ہیں۔"

○ "ہر چیز کی صفائی ہے اور دل کی صفائی خدا کا ذکر ہے اور کوئی چیز خدا کے عذاب سے بچانے والی ذکرِ الٰہی سے بہتر نہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا نہیں! چاہے جہاد کرنے والے کی تلوار لڑتے لڑتے ٹوٹ جائے۔"

○ "جب لوگ کسی جگہ بیٹھ کر اٹھیں اور اس نشست میں خدا کا ذکر نہ کریں تو ان کا وہاں سے یہ اٹھنا مردار گدھے کی مانند ہوگا اور ان پر حسرت ہوگی۔"

○ "جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور اس مجلس میں خدا کا ذکر نہ کریں اور نہ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود پڑھیں تو وہ مجلس ان پر حسرت ہوگی۔

Marfat.com

خواہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے چاہے اُنکو بخش دے۔"

⑦ ربوبیتِ الٰہی و توحیدِ الٰہی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وہی مشرق و مغرب کا مالک ہے۔ اُس کے سِوا کوئی معبود نہیں۔ اُسی کو اپنا کارساز بناؤ۔"

روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث فرمائے۔ ہر ایک کا مشن توحید کا پرچار کرنا تھا اور بھولی بھٹکی ہوئی مخلوق کو اُن کے خدا سے مِلانا تھا ایمان و اخلاص کے ساتھ۔ ہر ایک نے اپنی اُمّت سے کہا اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ لیکن اُن کی اکثریت نے اُن کو جھٹلایا، شرک میں مبتلا ہوگئے صرف چند لوگوں نے آمنّا صدّقنا کہا۔ توحید ایسی ذات کے ثابت کرنے کا نام ہے جو کہ اور ذاتوں سے مشابہ نہیں اور

Marfat.com

نہ صفات سے معطل ہے۔ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس کی مثل کوئی نہیں ہے" ہر طرح سے کامل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ توحید کے بارے میں فرمایا اور شرک کو (یعنی کسی کو اس کی ذات و صفات میں برابر سمجھنا یا ساتھی سمجھنا) ظلم عظیم فرمایا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

"اللہ تعالیٰ اس جرم کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ہر حال میں اسی پر توکل کرنے اور اپنی تمام حاجات اُسی سے طلب کرنے کی تعلیم فرمائی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

- "جس نے اللہ پر بھروسہ کیا" اللہ اس کے لیے کافی ہے"
- "اور اُس پر بھروسہ کرو جو عزت والا مہربان ہے"

Marfat.com

[illegible] اللہ پر بھروسہ کرو۔ بیشک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

اور مسلمانوں کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔"

○ "اور حکم تو سب اللہ ہی کا ہے۔ میں نے اُسی پر بھروسہ کیا۔"

○ "تم فرما دو مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ میں نے اُسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔"

حدیث شریف ہے:

○ "آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ معاذ تو جانتا ہے بندوں پر خدا کا اور خدا پر بندوں کا کیا حق ہے۔ میں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی اس سے خوب واقف ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ بندوں پر خدا کا یہ حق ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اُسکا

Marfat.com

شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص اُس کی ذات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے وہ اس کو عذاب نہ دے۔"

- "آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جس شخص نے (سچے دل سے) لا الٰہ الا اللہ کہا اور اُسی پر اُس کا خاتمہ ہوا (یعنی زندگی کے آخری لمحے تک اس عقیدہ میں تبدیلی نہ ہوئی) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "تم کو چاہیے کہ تم اپنی تمام حاجتوں کو خدا سے مانگو یہاں تک کہ اپنی جوتی کا تسمہ بھی مانگو جبکہ وہ ٹوٹ جائے۔"

- پھر فرمایا۔ "جو اللہ سے سوال نہیں کرتا، اللہ اُس سے ناراض ہو جاتا ہے۔"

علمائے کرام فرماتے ہیں:

- شرک کسی عدد میں ہونا [illegible]

Marfat.com

نفی ہو رہی ہے۔ کبھی یہ رتبہ و منصب میں ہوتا ہے "صَمَد" کہکر
اس کا بطلان کر دیا کبھی نسب میں ہوتا ہے "لَمْ یَلِدْ
وَلَمْ یُوْلَدْ" سے اس کا بطلان کر دیا۔ اور کبھی کوئی کام
کر لے اور اثر اندازی میں ہوتا ہے اس کی تردید "وَلَمْ
یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ" سے کر دی۔ توحید کے اسی
جامع مضمون کے باعث اس سورۃ کو "سورۂ اخلاص" کہتے
ہیں۔ (اس کی پوری سورۃ میں صرف ایک جگہ 'زیر' آیا ہے)۔
جب توحید ایمان اور تصدیق سے مومن کے اندر
داخل ہو جاتی ہے تو دل کے اندر ایک ایسی کیفیت ضرور پیدا
ہو جاتی ہے کہ انسان بے اختیار اللہ کو ذات و صفات میں
یکتا مانے۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔
(۱) شہادت یعنی دل سے اس امر کی گواہی دینا کہ خدا
کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے
رسول ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنا آتا ہے اور جب یہ
حاصل ہو جاتا ہے تو انسان قدرت و اختیارات سے بے خبر ہو جاتا
ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت ہو جاتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ
سے ہر حال میں راضی برضا رہتا ہے۔ خواہ وہ بات اس کو
پسند ہو یا ناپسند۔ اللہ تعالیٰ سے جو بات لے آگے جاتا ہے۔
ماسوائے اللہ سب سے دُور رہتا ہے۔ وہ اگر کسی سے محبت
کرتا ہے تو اللہ کی خوشنودی کے لئے اور کسی سے دشمنی رکھتا
ہے تو اللہ کے لئے۔ معمولی سے معمولی تکلیف بھی پہنچے
تو وہ بے اختیار اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیہِ [illegible]
کہہ اٹھتا ہے۔ وہ سمجھ لیتا ہے کہ اس کا مالک اور
اس سے زیادہ اس کا خیال ہے اور اس کی بھلائی
کا چاہنے والا ہے۔

8 صبر و تحمل کا حکم

[illegible]

اور آپ ان سے الگ کنارہ کش رہو اور مجھے ان

جھٹلانے والوں سے جو دولت مند ہیں سمجھ لینے دو،

ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو۔

جب دعوت حق دی گئی تو قریش اور کفارِ مکّہ

نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثاروں کا

محاصرہ کر لیا۔ بچے بھوک سے بلک رہے تھے، کھانے پینے

کا سامان، سبیل یا آب سب بند کر رکھا تھا۔ ظاہری اسباب

تقریباً ختم ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔

مصائب کی انتہا ہو چکی تھی۔ مگر پھر بھی آپ کو یہی حکم دیا

کہ آپ ان کے جور و ستم پر صبر کریں اور ان سے الگ ہوتے

رہیں اچھی طرح سے علیحدہ ہوں۔ وضعداری ہاتھ سے

جانے نہ دیں۔ جھٹلانے والے جو دولت کے نشے میں چور ہیں اور

آپ انہیں ڈھیل دیتے رہیں۔ ان کو تھوڑی سی مہلت دے دیں۔

اللہ تعالیٰ مہلت بلاوجہ نہیں بھیجتا بلکہ اتمام حجّت کے

Marfat.com

بعد عذاب نازل کرتا ہے۔ مہلت دینا، اللہ کی پرانی عادت ہے۔ یہ سنّتِ الٰہیہ ہے۔ کیونکہ اُس نے فرمایا ہے ”سبقت لے گئی میری رحمت میرے غضب پر“۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جلّ شانہٗ کے احکامات کی پوری طرح اور نہایت کشادہ دِلی اور بغیر کسی ملال کے مکمل طور پر تعمیل کی۔

جتنے بھی نبی آئے اُن کو لوگوں نے جھٹلایا، طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیں۔ آخر اُن کا پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا اور اُنہوں نے اُن کے لئے بددعا کی اور اُن پر اللہ کا عذاب نازل ہوا۔ حضرت نوح علیہ السّلام نے تو اتنی سخت بددعا کی کہ سوائے اُن کے ساتھیوں کے روئے زمین پر ہر چیز نیست و نابود ہو گئی۔ آپ نے 950 برس تبلیغ کی اور مظالم سہے۔ آپ کے زمانے میں جب طوفان آیا جسے طوفانِ نوح کہا جاتا ہے، ختم ہوا تو دنیا دوبارہ سے آباد ہوئی۔ اِسی لئے آپ کو آدمِ ثانی کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف اور
اذیت دی تھی پھر بھی بد دعا نہیں دی اور ہمیشہ فرمایا میں بد دعا
کے لئے نہیں بلکہ دعا کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ اللہ جل شانہٗ
فرماتا ہے ہم نے آپ کو جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔
انسان کے اوصافِ حمیدہ میں اخلاق اعلیٰ ترین صفت
ہے۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں
اس لئے بھیجا گیا ہوں اس دنیا میں تاکہ بلند اخلاق کی
تکمیل کر دوں" اور اللہ تعالیٰ نے جس انداز سے آپ کے
اخلاق کی صفت کو قرآن پاک میں خاص طور پر بیان
کیا ہے وہ اسی کی تائید ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ" "بے شک آپ کی خُو بُو
بڑی شان والی ہے"

صبر کے متعلق باری تعالیٰ کے چند ارشادات:

اے ایمان والو! صبر کرو اور کراؤ اور ڈٹے رہو شاید

Marfat.com

اس لیے تم کو رستگاری [illegible] چاہیے۔

— "تم صبر کرو، صبر اللہ تعالیٰ ہی کی مدد کے ساتھ ہے"

— "صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب پورا پورا دیا جائے گا"

— "جن لوگوں نے صبر کیا ہم ضرور انہیں زیادہ نیک چیزوں کے ساتھ اجر دیں گے جیسا کہ وہ صبر کرتے ہیں"

— "اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد طلب کرو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

— "اور جس نے صبر اور معاف کیا تو بے شک یہ امر عظیم الشان امور سے ہے"

— "آپ اس تکلیف پر جو آپ کو پہنچے صبر کریں۔ تحقیق یہ بڑے کاموں میں سے ہے"

جب انسان کو [illegible]

Marfat.com

دشمن سے درگزر کرنا اور خود صبر کرکے تحمل، حلم، اور اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔

جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی:

''(آپ) معافی اختیار کریں اور اچھی بات کا حکم دیں اور جاہلوں سے اعراض کریں۔''

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اس کا مطلب پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا: میں خدا سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ پھر دوبارہ آئے اور کہا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اس شخص سے ملیں جو آپ کو چھوڑتا ہے اور اس کو آپ دیں جو آپ کو محروم رکھتا ہے اور جو آپ پر ظلم کرے اس کو معاف کردیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ آپ نے کبھی بھی سخت سے سخت

Marfat.com

تکلیف دہ رنج پہنچی اپنے نفس کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک جب غزوہ احد میں شہید کیے گئے اور آپ کا رخ انور زخمی کیا گیا تو صحابۂ کرام کو سخت رنج ہوا اور سب نے عرض کیا کہ حضور ان کفّار کے لئے بددعا کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میں لعنت کرنے والا نہیں بھیجا گیا۔ دُعا مانگنے والا اور رحمت والا بھیجا گیا ہوں۔ خداوندا! میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ جانتے نہیں ہیں۔ آپ کا یہی ایک واقعہ آپ کے صبر و اخلاق، تحمّل اور حلم کو جاننے کے لئے کافی ہے۔ آپ کے ان اوصاف حمیدہ و برگزیدہ کے بارے میں اور بھی احادیث ہیں۔

ابوسفیان جسے آپ کی خدمت میں پکڑ کر لایا گیا۔ اور جو اس سے قبل آپ پر کئی قبائل لے کر چڑھ آیا تھا"

Marfat.com

اور جس نے آپ کے چچا اور اصحاب کو قتل کیا تھا اور انکی
لاشوں کی بے حرمتی کی تھی آپ نے اس کو نہ صرف
معاف فرمایا بلکہ بات کرنے میں نرمی کی اور فرمایا:

"اے ابوسفیان! افسوس! کیا تم پر یہ وقت
نہیں آیا کہ "لا الٰہ الا اللہ" کہتے"۔ اُس نے کہا۔
میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کیا ہی حلیم،
کیا ہی ملنے والے ہیں، کیا ہی کریم ہیں"۔ اور یہ کہہ کر
ابوسفیان مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

یہ تھا آپ کے صبر، اخلاق، تحمّل اور حلم کا ایک
نمونہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی نسبت غضب
سے بہت دور رہتے تھے اور خوشی کی طرف بہت جلدی
[illegible] تھے۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اذیت رساں
باتوں پر صبر کرنے میں اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔

Marfat.com

لوگ کسی کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ وہ سنتا ہے صبر کرتا ہے اور پھر وہ اُن کو عافیت سے رکھتا اور رزق دیتا ہے۔

ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ جتنے مصائب میں سے میں گذار اگیا ہوں کوئی نبی نہیں گذارا گیا۔

یہ یاد رہے کہ ہم اپنی تعلیم و تربیت ماں باپ اُستاد اور رُوحانی پیرانِ طریقت سے حاصل کرتے ہیں۔ لیکن انبیائے کرام کا معاملہ بالکل مختلف ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے شاگردانِ رشید تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو کفّار کی اذیتوں پر صبر اور اُن سے اچھّی طرح علیحدہ ہونے اور پھر اُن کو کچھ تھوڑی مہلت کے لئے فرمایا اور پھر اس کا پھل آپ کو ایسا دیا کہ جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ کہاں تو نبوّت کے منصب پر فراز ہونے کے بعد پہلے خفیہ تبلیغ کی اور پھر حکمِ ربّانی سے دعوتِ حق کا عام اعلان کیا اور ہر طرف سے قریش اور کفّار کی

Marfat.com

یاد رہے جب منافقین نے قتل کرنے کے منصوبے
بنالئے تو حضور ﷺ اپنے چند جاں نثاروں کو لیکر
ہجرت کر گئے اور پھر وہ مبارک گھڑی آئی کہ اس آیتِ شریفہ
کا نازل ہونا "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل
کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے دین
اسلام کو پسند کر لیا۔"

اس کے بعد حج کا موقع ہے اور دُور دُور تک
مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور آپ کا خطاب
دراصل انفرادی، اجتماعی، اخلاقیات اور اصولِ شریعت
کا مکمل ضابطہ ہے۔ یہ آپ کا آخری خطبہ تھا۔

Marfat.com

⑨ قیامت کی ہولناکی کا ذکر اور اُس دن کافروں کو عذاب۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق جھٹلانے والوں کے لئے قیامت والے دن ہولناک عذاب کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے باغی و طاغی لوگوں کے لئے جو ہدایت قبول کرنے سے کھلم کھلا انکار کر رہے تھے۔ قیامت کی ہولناکی کا ذکر اور اُس دن جھٹلانے والوں کے لئے دردناک عذاب کی وعید سنائی۔ کلامِ پاک میں قیامت کی ہولناکی اور دردناک عذاب کی وعید سنائی۔ کلامِ پاک میں قیامت کی ہولناکی اور دردناک عذاب کا ذکر کئی بار آیا ہے مقصد ایک ہی ہے کہ انسان راہِ راست پر آجائے۔ اپنے گناہوں سے نادم ہو کر

Marfat.com

یہ بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کا اعلان ہے کہ وہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے اور انتہائی رحمت کے بغیر وہ کسی کو عذاب بھی نہیں دیتا جن قوموں کی طرف ہدایت کے لئے پیغمبر نہیں بھیجے گئے اُن پر عذاب نہیں ہوگا۔ سورۃ "الدّھر" میں اللہ تعالیٰ نے بہت پیارے اور دلکش انداز میں انسان کو یوں خطاب کیا ہے

"ہم نے اسے بنا دیا اس کو سننے والا، دیکھنے والا۔ ہم نے اسے دکھلایا ہے اپنا راستہ، اب چاہے شکرگزار بنے، چاہے احسان فراموش۔ بے شک نیک لوگ پئیں گے، ایسے جام جن میں آب کافور کی آمیزش ہوگی۔"

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جو حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہیں قیامت کی ہولناکی اور اُس دِن ان کو دردناک عذاب دینے کو بھی کھول کھول کر بیان کر دیا۔ قیامت کی ہولناکیوں کو قرآن میں مختلف ہیبت ناک انداز

میں بیان ہوا ہے۔ مثلاً سورۃ "ق" "القیامۃ" "[illegible]"
"العٰدیٰت" "الزلزال" "البیّنۃ" "[illegible]"
"الفجر" وغیرہ۔

قیامت کے بہت سے نام ہیں۔ اس کے بغیر اس
دنیا کی تخلیق بے مقصد ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی
چیز بے مقصد پیدا نہیں کی۔ انسان کو اشرف المخلوقات
کا شرف عطا کر کے بھیجا۔ اس کا فرض منصبی یہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ کی توحید کو لوگوں میں قائم و دائم کر کے دکھائے جو
گمراہ ہیں اُن کو راہِ راست پر لا کر اپنے رب سے ملائے،
فتنہ و فساد کا قلع قمع کرے اور دنیا میں مثالی اسلامی
فلاحی معاشرہ قائم کرے۔ روایت ہے کہ ایک لاکھ چوبیس
ہزار پیغمبر مبعوث فرمائے گئے صرف [illegible] انسان کو اللہ
کا پیغام پہنچانے کے لئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "[illegible]

بھیجا گیا ہے۔ آپ نے تبلیغ حق کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ ارشاد فرمایا۔ "مجھ سے پیغام سن کر آگے پہنچاؤ۔ چاہے یہ ایک آیت ہی ہو۔"

پھر ارشاد فرمایا۔ "خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تمہیں اچھائی کا حکم دیتا ہے اور بُرائی سے روکتا ہے ورنہ عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب بھیج دے اور پھر تم اسے پکارو گے اور تمہیں کوئی جواب نہیں ملے گا۔"

جب ہم کلام پاک کھولتے ہیں تو پہلے سورۃ فاتحہ ہے۔ اِس میں بھی قیامت کا ذکر ایک آیتِ شریفہ میں یوں ہے "مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" (روزِ جزا کا مالک)۔ جب حضرت اسرافیل علیہ السّلام اللہ کے حکم سے پہلا صور پھونکیں گے تو ہر چیز نیست و نابود ہو جائے گی۔ صرف اللہ کی ذات باقی رہ جائے گی۔ اُس دن وہ اپنے جلال میں ہوگا۔ روایت ہے اللہ تعالیٰ خود ہی فرمائے گا: "آج کے دن کس کی

Marfat.com

حکومت ہے؟ "پھر خود ہی فرمائے گا " لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّار"
پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا۔ ہر جاندار چیز زندہ ہو جائے گی
اور وہ ہراساں اور پریشان ہو کر قیامت کے میدان کی طرف
دوڑے گی۔ اُس دن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی
پر دھاگے کے برابر ظلم نہ ہوگا اور جس نے ذرّہ بھر نیکی کی
وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرّہ بھر برائی کی وہ اُس
کو دیکھ لے گا۔ اُس دن انسان کے اعمال کو ترازو میں
تولا جائے گا۔ اُس میں دنیا والوں کی طرح باٹ نہیں ہوں گے
بلکہ ایک پلڑے میں نیکیاں ہوں گی اور دوسرے پلڑے
میں برائیاں۔ اور پھر جن پر حشر ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب
نے اُنہیں بُری طرح پکڑ لیا اور کوئی اُنہیں چھڑا نہ سکا"
اور وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ اس میں اللہ جل شانہ نے
بڑے دلکش انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے
میں یہ فرما کر آپ کی رسالت کی تصدیق بھی فرمادی۔

Marfat.com

ٹھیک اُسی طرح ہم نے فرعون کے پاس (موسیٰ علیہ السلام) کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا۔ اُسی طرح تمہارے پاس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) رسول بھیجے ہیں جو تمہارے مقابلے میں گواہ ہوں گے اور اگر تم بھی ان پیغمبر کو (فرعون اور اس کی قوم کی طرح) نہ مانو گے تو اس دن سے کیونکر بچو گے؟

کفار نے طرح طرح کے اعتراضات مختلف موقعوں پر کیے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہر اعتراض کے جامع جواب عطا فرمائے۔ یہ اعتراضات اور جوابات مختلف سورتوں میں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر سورۃ "یٰسٓ" میں دیکھیں۔

(10) قرآن نصیحت ہے

اللہ تبارک و تعالیٰ نے کمالِ شانِ صمدیت سے یہ اعلان فرمایا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ دین میں جبر نہیں۔

Marfat.com

"یہ قرآن تو نصیحت ہے سو جو چاہے اپنے پروردگار تک پہنچنے کا راستہ اختیار کرے۔"

کچھ مزید ارشاداتِ باری تعالیٰ:

— "وہ تو نصیحت ہے سارے جہان کے لئے۔"

— "تو جسے اپنے رب سے ملنے کی اُمید ہے اُسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔"

— "جو شکر کرتا ہے وہ اپنے بھلے کو کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا۔"

— "یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی ہدایت اور خوش خبری ایمان والوں کو، وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔"

— "اور بے شک میرا رب فضل والا ہے اور میرا ..."

Marfat.com

[illegible]

— "یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ بے شک ہم نے اسے عربی زبان میں اتارا تاکہ تم سمجھو۔"

— "اللہ نے وعدہ کیا اُن سے جو اُن میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں۔"

— "اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور ظاہر کرو۔"

— "اے رسول جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں تو کہہ دیں میں اُن کے پاس ہوں اور جب کوئی دُعا مانگتا ہے تو میں دُعا کرنے والوں کی دُعا سنتا ہوں اور قبول کرتا ہوں۔"

— "جب بے قرار دعا کرتا ہے تو کون ہے جو اللہ کے سوا دعا سنتا ہو اور مصیبت کو دُور کرتا ہو۔"

— "اے ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کرو۔ اور صبح و شام اس کی پاکی بولو۔"

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان تمام امور کو انتہائی واضح طور
پر بیان کر دیا۔ انسان کو عقل اور شعور دے کر اس نے انسان کی
تخلیق کا مقصد بیان فرمایا۔ موت و حیات کو اس لئے پیدا
کر دیا کہ دیکھیں تم میں کون اچھے کام کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ
کے نزدیک کون بزرگ ہے اس کے بارے میں یوں فرمایا
"اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ" (اللہ کے نزدیک اکرم
وہ ہے جو تم میں سے تقویٰ میں بڑھ کر ہے) پھر نیک لوگوں کی
جزا میں ابدالآباد تک (موت کے بعد) جنت کے اندر خوش و
خرّم زندگی بسر کرنے کی خوش خبری اور جن کی آنکھیں پیاسی
ہوں گی وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت النعیم میں داخل ہوں گے
اور باغی اور کفّار جن کی آنکھیں بند ہوں گی ان کا ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے ٹھکانہ جہنّم ہو گا۔
اِن کفّار کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ڈھیل دیتا ہے مگر یہ
اپنے کفر پر اور باپ دادا کے دین پر قائم رہتے ہیں۔

Marfat.com

ہے آخرت پر یقین نہیں اور قیامت کی ہولناکی اور اس کے حق ہونے کو ذہن و خاطر میں نہیں لاتے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو عبرت دلانے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے کی بھی یاد دلائی کہ ان کو بھی فرعون اور اس کی قوم نے انہیں کی طرح جھٹلایا اور طرح طرح کی تکلیفیں دیں اور پھر ان کا اور مشرکین کا دوزخ میں ٹھکانہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اور دردناک عذاب، اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنے، دونوں کے بارے میں تعلیم فرمادی اور شیطان کے بارے میں بار بار فرمایا ”اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ“ (یہ تمہارا کھلا دشمن ہے)۔

یہ سب کچھ ان سے کہنے کے بعد اب ان پر منحصر ہے کہ [illegible] کر گڑھے میں گر جائے۔
[illegible] اپنا فرض ادا کر دیا ہے رب

اللہ کے ہاتھ ہے [illegible]

ہے۔ وہ غنی حمید ہے [illegible]

فضل ہے۔ اُس کا [illegible]

لوگوں کا کیا حشر ہوتا جو اللہ کی [illegible]

چاہتے تھے اور چاہتے ہیں [illegible]

بننا چاہتے تھے اور آج بھی [illegible]

رحیم نے کلامِ پاک (جو سرچشمہ [illegible]

وخاتم النبیین و رحمت [illegible]

کر کے کتنا بڑا اور عظیم احسان [illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

کہ آپ (صلی اللہ [illegible]

سے نوازا [illegible]

(١١) عبادات [illegible]

Marfat.com

تھی جس کی پوری رات عبادت میں تمام امتی ہی کا حکم پہلے فرما دیا

تھا۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں کے لئے

تمام رات قیام مشکل تھا تو پھر تخفیف عبادات کا حکم

فرمایا۔ پہلے تہجد میں تمام شب بیداری اور عبادت کی

فرضیت رہی۔ اب اللہ نے جو خصوصی کرم فرمایا اس کی

وضاحت یہ ہے کہ نماز کے ساتھ اس تخفیف میں ایک خصوصی

حکم یہ بھی آیا کہ تہجد کی فرضیت ختم فرما دی گئی مگر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ نماز تاحیات فرض رہی،

آپ کے لئے چھ نمازیں فرض تھیں اور ہمارے لئے پانچ

نمازیں فرض ہو گئیں۔

(۱۲) نماز قائم رکھنے، زکوٰۃ دینے، خدا کو قرض

حسنہ دینے اور ان اعمال صالحہ کا آخرت میں

بہتر بدلہ پانے کی خوشخبری

(۱۱) نماز قائم رکھنے کے لئے حکم فرمایا،

پڑھنے کے لئے نہیں۔ یاد رہے کہ دین کے پانچ ستون ہیں۔
نماز اس میں سے نہایت اہم ستون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
کلامِ پاک میں بے شمار جگہ نماز قائم کرنے کے لئے حکم فرمایا۔
حدیث شریف ہے:
"لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ" یعنی
حضوریٔ قلب کے بغیر نماز نہیں۔
پھر فرمایا: "جو شخص ایسی دو رکعت نماز پڑھے گا
جس میں دنیاوی وسوسے اور خطرات و خیالات حائل نہ
ہوں تو خدائے تعالیٰ اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف فرما
دے گا۔" اور ایک روایت ہے "جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے
طلب کرے گا" وہ اسے عطا فرما دیا۔
حضوریٔ قلب پیدا کرنے میں [illegible]
قائم کرنے میں [illegible]
نے [illegible]

Marfat.com

مومن (مسلمان) اور کافر کے درمیان نماز کی دیوار حائل ہے۔ اور ترکِ نماز اس فرق کو دور کر دیتا ہے" نماز کے ظاہری آداب اور باطنی شرائط ہیں۔ ظاہری آداب تو فرائض، سنتیں اور مستحبات اور باطنی شرائط میں دل میں عاجزی اور انکساری ہو، حضوریٔ قلب ہو، دل ہمہ تن بارگاہِ الٰہی کی طرف متوجہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی اطاعت میں مثالی دیکھنا چاہتا ہے اور یہ نماز کے رکن کو صحیح طور پر ادا کیے بغیر نصیب نہیں ہو سکتا۔

کلام پاک میں اکثر جگہ نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا حکم ہے۔ اور بعض جگہ فرمایا صبر اور نماز سے مدد طلب کرو۔ جو لوگ نماز میں غفلت برتتے ہیں اُن کیلئے سُورۃ "الماعون" میں فرمایا: "تو اُن نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔"

[illegible] نماز کے صحیح ارکان

Marfat.com

ادا نہیں کرتے ان کے لئے حدیث شریف ہے۔ "ان کی نمازیں معلق رہتی ہیں اور وہ نماز کہتی ہیں ضیعک اللہ جس طرح اس (نمازی) نے ہمیں ضائع کیا ہے اللہ تجھے ضائع کرے"۔

حدیث شریف میں نماز کو جنت کی کنجی کہا گیا ہے ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ" (نماز کو میری یاد کے لئے قائم رکھ)۔

وضو کے لئے فرمایا "نماز کا ہتھیار وضو ہے"

فقرا کا قول ہے: جس قدر وضو اچھا ہوتا ہے اسی قدر اس کی نماز اچھی ہوتی ہے۔

نماز تمام ہے تمام تر مسکینی، "التضرع (گریہ وزاری)" اور ندامت ہے اور اعمال واحوال اس سے کمالیت حاصل کرتے ہیں۔ عبادات میں نماز جیسی کوئی عبادت نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز جامع جمیع عبادات ہے۔

Marfat.com

روزمرہ کے معمولات میں آپ بے شک کھانے پینے اور دوسری

چیزوں سے روکا جاتا ہے۔ نماز میں کھانے پینے کی ممانعت

کے علاوہ آپ کسی سے بول چال نہیں کر سکتے۔ کوئی حرکت سوائے

اس کے جس کی نماز میں اجازت ہے آپ نہیں کر سکتے۔ اگرچہ

نماز سے چند جاننے والوں اور مسکینوں کو فائدہ پہنچایا جاتا

ہے لیکن نماز میں ایک نمازی سلام پھیرنے سے پہلے یہ

الفاظ ادا کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ (اے الٰہی تمام مومن مردوں اور عورتوں

کی بخشش فرما) اور اس طرح سے جملہ مومنین و مومنات،

جو زندہ ہوں یا وفات پا گئے ہوں، سب کو ایک عظیم

فائدہ پہنچتا ہے اور بالخصوص مرحومین اس دعا کی بدولت

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے رحمت و رعایت پاتے ہیں۔

حج: اسلامی زندگی میں حج صرف ایک مرتبہ فرض

ہے جبکہ آپ کے لئے پانچ نمازیں فرض ہیں جو روزانہ

Marfat.com

آپ کو ادا کرنی ہوتی ہیں۔ حج میں آپ احرام باندھ کر داخل ہوتے ہیں اور پھر حج مکمل ہونے کے بعد احرام اتارتے ہیں۔ نماز میں آپ تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہہ کر اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہیں اور ساری دنیا سے قطع تعلق کرنے کے بعد اس کے حضور پیش ہوتے ہیں اور پھر سلام پھیر کر ختم کرتے ہیں۔ حج میں مشہود کعبہ ہے یہاں معاملہ دوسرا ہے۔ حدیث شریف ہے یعنی شخص بندہ جب نماز کی طرف کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اپنے درمیان سے پردے اٹھا دیتا ہے یہاں بے حجابانہ قرب حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح جہاد کی عبادت بھی نماز میں اسی طرح ہے۔ آپ حضور قلب حاصل کرنے کے لیے شیطان اور نفس کے ساتھ ہر وقت جہاد کرتے رہتے ہیں تاکہ آپ کی نماز خراب نہ کر دیں اور اس نفس کے جہاد کو حضور ﷺ نے جہاد اکبر کہا ہے اور [illegible]

آپ دیکھیں کہ جب آپ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھتے ہیں

اور سلام پھیرنے تک قرآن پاک، تسبیح و تحلیل و تحمید، درود

شریف اور دعا غرضیکہ تمام عبادات کو ایک نماز کے اندر ہی

ادا کر لیتے ہیں۔

پھر نماز میں ایک رکن "سجدہ" کو دوسرے ارکان پر

فضیلت ہے۔ سجدے میں انسان کی جبیں اللہ تعالیٰ کے پائے

مبارک پر ہوتی ہے اور کلام پاک میں ارشاد ہے "سجدہ کر

اور قریب ہو جا" جو دعا سجدے میں کی جاتی ہے اُسکو زیادہ

شرف قبولیت ملتا ہے۔ روز قیامت سجدے کی حالت میں ہی

دیدار الٰہی سے مشرف کیا جائیگا۔ جس طرح سجدے کے

ارکان میں فضیلت ہے۔ اسی طرح ایک نماز کو بھی فضیلت

ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے قرآن حکیم میں بھی حکم ہے۔

"حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى" کہا گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ درمیانی نماز عصر کی ہے۔ فرمایا "جس

شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے اُس کی حالت ایسی ہے
کہ گویا اُس کے اہل و عیال لُوٹ لئے گئے۔

نماز کے اندر قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ وغیرہ ہیں
آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حیوان یا حشرات الارض
کو کسی ایک نماز کے رُکن کی حالت میں رکھا ہوا ہے مثلاً
قیام ہے تو آپ کو بعض جانور ایسے ملیں گے جو قیام کی
حالت میں مستقل ہیں مثلاً شتر مرغ، شتر، اور گائے بھینس
کو آپ رکوع کی حالت میں دیکھیں گے۔ سانپ وغیرہ کو
سجدے کی حالت میں اور مینڈک کو قعدہ کی حالت میں
دیکھیں گے۔

نماز میں حضوری کا کمال درجہ تو انبیاء علیہم السلام
اُن کے صحابہ اور اولیائے کرام کو ہی اُن کے اپنے اپنے درجے
کے مطابق عطا ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
ادا فرماتے تو اُس وقت آپ کے اندر سے [illegible]

Marfat.com

ہوتا اور آپ کے سینۂ اطہر سے جوش مارنے والی ہانڈی کی طرح آواز آتی اور مدینہ منورہ کی بعض جگہوں تک یہ آواز پہنچتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: "نماز میں میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔"

ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ران میں تیر پیوست ہو گیا جسے نکالنا مشکل ہو رہا تھا۔ کیونکہ نکالتے وقت آپ کو بہت درد ہو رہا تھا۔ چنانچہ جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو استغراق کا ایسا عالم تھا کہ تیر نکال لیا گیا اور آپ کو خبر تک نہ ہوئی۔

نماز دین کا کتنا اہم رکن ہے آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ

○ نماز آپ کو معراج شریف میں عطا ہوئی۔

○ دین اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے نماز دوسرا رکن ہے۔

Marfat.com

- سورۃ بقرہ کے آغاز ہی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس عظیم المرتبت کتاب (کلام مجید) سے ان ان لوگوں کو ہدایت نصیب ہوگی اور ان میں ایک "نماز قائم کرنے والے" بھی ہیں۔
- سورۃ فاتحہ کو ام الکتاب بھی کہا گیا ہے۔ اس میں سات آیتیں ہیں۔ اس کو کتاب کی اصل بھی کہا گیا ہے کیونکہ سارے کلامِ پاک میں ان سات آیات کی تفصیل بیان کیا گیا ہے۔
- صرف نماز کو ہی یہ شرف عطا ہوا ہے کہ ہر نماز میں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھی جائے۔ اس کے بغیر نماز ناقص ہے۔ یہ سورۃ نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے اس لئے اسے سبع مثانی بھی کہا جاتا ہے۔
- نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ اگر [illegible] پابندی کرے [illegible]

Marfat.com

ضبط النفس اور تزکیۂ قلب حاصل ہوتا ہے بلکہ وہ دوسرے ارکان پر بھی خود بخود بغیر کسی رکاوٹ کے عمل کرنا شروع کر دے گا اور معاشرے کا بہترین فرد قرار پائے گا۔

۞ سورۃ "المزمل" میں اتنے اہم رکن کے لئے بھی حکم دیا گیا ہے۔

(2) زکوٰۃ

اس سے پہلے نماز کا حکم دیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ نماز اور زکوٰۃ دونوں ہی اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے نہایت ہی اہم رکن ہیں۔ [illegible] مقامات پر ان کا اکٹھے ذکر آیا [illegible] کلام پاک میں تین جگہ الگ الگ [illegible] افضلیت حاصل

Marfat.com

ہے کیونکہ وہ معراج شریف میں عرش پر [illegible] فرض ہوئی
حکم زمین پر ہوا۔ نماز سے جسم اور باطن کی طہارت ہوتی ہے اور
زکوٰۃ سے مال پاک ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"جس مال میں زکوٰۃ مخلوط ہو جائے یعنی زکوٰۃ
اس سے نہیں نکالی جاتی بلکہ اس میں مخلوط رہتی [illegible]
ہے تو وہ مال ضائع ہو جاتا ہے۔"
"اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے تجھے
پاک کر دے گی۔"
زکوٰۃ مال کے اس حصے کو کہتے ہیں جو آپ اس
پر قمری سال گزرنے پر احکام شرعی کے مطابق کسی شرعی
مستحق کو دیتے ہیں۔ اسلام کے اس رکن کی اہمیت کا اندازہ
اس سے لگا لیں کہ زکوٰۃ کی تفہیم اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک
(سورۃ توبہ) میں خود فرمائی اور مصارف صاف بیان فرما دیے کہ
کون کون لوگ مستحق ہیں۔ [illegible]

Marfat.com

[illegible]

(1) فقراء (2) مساکین (3) عاملین

(4) مؤلفۃ القلوب (5) فی الرّقاب

(6) الغارمین (7) فی سبیل اللہ

زکوٰۃ ان اموال پر فرض ہے۔

(1) سونا چاندی پر

(2) تجارتی مال پر خواہ کسی قسم کا ہو

(3) کھیتی اور درختوں سے جو پیداوار حاصل ہو

(4) سائمہ جانور پر

اگر زکوٰۃ دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تو یہ خیرات شمار ہوگی، زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ ریڑھ کی ہڈی ہے۔

[illegible] کے لئے انفاق فی سبیل اللہ پر [illegible] زور دیا گیا ہے۔ کوئی تنظیم

Marfat.com

معاشی خوشحالی کے بغیر نہیں چل سکتی۔ زکوٰۃ کے معاملے میں کسی قسم کی رعایت کسی سے بھی نہیں برتی جا سکتی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

○ "ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ وصول کرکے ان کو پاک صاف کردو"۔

○ "دردناک وعید سنادو ان کو جو سونا اور چاندی جمع کرکے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کر رکھا تھا تو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو"۔

اس آیت شریف کے نزول پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حالت میں تھے انہوں نے اپنی پریشانی کا حال عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو تم پر اسلئے فرض کیا ہے کہ تمہارے باقی اموال پاک ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب تو نے اپنے مال سے زکوٰۃ نکال دی تو جو حق تجھ پر واجب تھا ادا ہو گیا۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اوّل ہوئے تو بعض قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ آپ اس معاملے میں ذرہ بھر رعایت دینے کو تیار نہ ہوئے۔ حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حالات کی نزاکت بتائی اور اس پر نرمی برتنے پر اصرار کیا لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں اللہ کی ایک رسی تک نہیں چھوڑونگا اور ان سے جہاد کرونگا۔

Marfat.com

زکوٰۃ صرف مسلمانوں کا حق ہے۔ یہ کسی غیر مسلم کو
نہیں دی جاسکتی اور نہ ہی کسی غیر مسلم سے زکوٰۃ وصول کی
جاسکتی ہے۔ ہاں غیر مسلم کو صدقات خیرات وغیرہ دیئے جاسکتے
ہیں۔

زکوٰۃ ہٹے کٹے تندرست کو نہیں دینی چاہیئے۔ اس
ضمن میں کچھ احادیث شریفہ درج ذیل ہیں:

"ایک مرتبہ دو آدمیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے زکوٰۃ مانگی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نظر
اُٹھا کر اُنہیں غور سے دیکھا پھر فرمایا۔ اگر تم ایسا چاہتے
ہو تو میں دیدوں گا لیکن اس مال میں غنی اور کمانے
کے قابل لوگوں کا حصہ نہیں ہے۔"

"جس کے پاس کھانے کو ہو یا جو کمانے کی طاقت
رکھتا ہو، اُس کا یہ کام نہیں ہے کہ زکوٰۃ لے۔"

"یعنی وہ (زکوٰۃ) تمہارے مالداروں سے لی جائے

[illegible] تقسیم کر دی جائے گی۔"

زکوٰۃ پہلی امتوں پر بھی فرض تھی۔ اس کا توریت اور
انجیل میں بھی ذکر ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ
ہے۔ "نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ پر
اور قیامت پر ایمان رکھنے والے یہی وہ لوگ ہیں جنھیں ہم
اجر عظیم دیں گے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل زکوٰۃ نہیں لے سکتی۔
خاندان بنی ہاشم پر زکوٰۃ حرام ہے۔

جو لوگ عامل (زکوٰۃ وصول کرنے والے) ہیں اُنکی تنخواہ
زکوٰۃ سے ادا ہوگی خواہ وہ خود صاحب نصاب ہی کیوں نہ
ہوں۔ اگر کوئی عامل ایسا ہے جس پر زکوٰۃ شرعاً حرام ہے
تو اس کی تنخواہ [illegible] سے ادا کی جائے گی۔

[illegible] قرآن میں جائز ہے۔ ایک نو مسلم
[illegible] بہن بھائی رشتہ دار سب کو

چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ اسے اس کے قلب اور
خوش کرنے کے لئے دینا جائز ہے۔ اب اللہ نے اسلام کو عزت دی
گئی اور اس کی اجنبیت باقی نہ رہی اور خطرہ نہیں کہ وہ پھر اور
واپس اپنے دین کی طرف نہ لوٹ جائے۔ دوسرا اگر کوئی شخص
غنی ہے مگر مسافر ہے اور مفلس ہو گیا ہے تو وہ زکوٰۃ
کا مستحق ہو جائے گا۔

خلفائے راشدین کے عہد تک زکوٰۃ ایک جگہ جمع کیا جاتا تھا
مگر بعد میں جب خلافت کی جگہ ملوکیت آ گئی تو بیت المال
تو ختم ہو گیا اور ہر شخص ہی خود ادا کرنے لگا۔ آجکل پاکستان میں بھی
زکوٰۃ حکومت ہی لیتی ہے اور ایک نظام کے تحت مستحقین
کو تقسیم کرتی ہے مگر یہ زکوٰۃ ان رقوم سے کاٹی جاتی ہے جو
بنکوں میں جمع ہوں اور اس پر بھی CURRENT
"ACCOUNTS" سے نہیں کاٹا جاتا۔ اس طرح یہ فریضہ
پورا نہیں ہوتا۔ [illegible]

بنیادی طور پر یہ مسئلہ اسلامی حکومت کا ہے اگر زکوٰۃ لینی ہو حکومت
ویسے بھی بالعموم ہر طرح سے حلال و حرمت سے پاک ہو جائیگا،
اور اس سلسلے میں جب حکومت کا بوجھ ہلکا ہو گا تو وہ دوسری
فلاحی اسکیموں پر توجہ دے سکے گی نظامِ زکوٰۃ کی وصولی کے
لئے ایک مکمل تحریک ہونا چاہیئے مرکزیت ضروری ہے اس
میں انفرادیت نقصان دہ ہے حقیقت یہ ہے کہ ہم
بے دینی کے ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں نیکی و بدی
کی تمیز ختم ہو گئی ہے۔ دین کی سوجھ بوجھ کو تو چھوڑیئے۔ اکثریت
مغربی تہذیب کی دلدادہ ہے۔ اس صورت میں خوفِ خدا
کوئی نہیں رہتا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی احکام سُنا دیں،
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنا دیں کوئی اثر نہیں
ہوگا [illegible] طرف سُنائی دے گا اور
[illegible] جہاں انسان قانون
[illegible] بنانے لگتے ہیں اور اُن

Marfat.com

ہیں اپنی نفسانی خواہشات کی آسانی کے لئے ترامیم منظور
کی جاتی ہیں جو جوا، شراب، زنا، فحاشی، اس طرح کے افعال پر
بھی قانونی تحفظ دیا جاتا ہے۔ حرام دولت کو بھی حلال بنا لیا جاتا
ہے۔ آپ نے سُنا ہوگا کہ کالا دھن سفید بنایا جا سکتا ہے کچھ
شرطوں کے ساتھ۔ کیونکہ سرچشمۂ طاقت انسان کو سمجھا جاتا
ہے۔ تمام مسلمانوں کا سرچشمۂ طاقت صرف اللہ جل شانہٗ
ہی ہے اور انسان کے لئے اس کا قانون اٹل ہے اور انسان
خلیفۃُ الارض کی حیثیت سے اس کے قانون پر رضائے ارادی
سے عمل درآمد کرنے کا پابند ہے۔ اس میں کوئی انسان
ترمیم نہیں کر سکتا۔

اگر آپ غور سے سوچیں گے تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں
گے کہ اگر ہمارے کروڑ پتی ارب پتی پاکستانی صرف زکوٰۃ ہی
پوری پوری دے دیں تو ہماری معاشی حالت بہت تھوڑے
عرصے میں قابل رشک ہو جائے گی اور ہمیں قرضہ [illegible]

Marfat.com

[illegible]

حضرات [illegible] ! یہ اس قدر مواد اس وجہ سے
بیان ہوا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کو ٹھیک طرح سے سمجھا
جائے اور اس پر عمل کرنے کا آپ میں جذبہ پیدا ہو۔ کچھ مواد
[illegible] فکر و عمل نصیب ہو گی ورنہ آپ میں
سے جو [illegible] کا شکار ہو اسے فرفر پڑھنے یا چند سطور
[illegible] کے پڑھنے سے کیا فائدہ ملے گا۔

(3) قرض حسنہ اور آخرت میں اس کے اجر عظیم کی بشارت

اس سے پہلے زکوٰۃ کا حکم فرمایا تھا۔ زکوٰۃ کا دینا
ہر صاحب نصاب پر فرض ہے۔ ہر مال کا نصاب اور دوسرے
مسائل [illegible] کر دیئے گئے ہیں۔ اب قرض حسنہ
[illegible] فرمایا ہے

Marfat.com

"اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے۔"

بنی نوعِ انسان اور بالخصوص مومنین کے لیے اسلام ہر طرح ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں قیامت تک کسی ردّ و بدل کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کیونکہ سلسلہ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرما دیا گیا ہے۔ اس میں تجارت، عدالت، معاشرت، معیشت، اخلاقیات وغیرہ سبھی کچھ آ گئے ہیں۔ غرضیکہ انسانی زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس میں رہنمائی نہ کی گئی ہو۔

کسی قوم یا تنظیم کی اگر معاشی حالت کمزور ہو تو اس کی بقا ہمیشہ خطرے میں رہتی ہے۔ وہ قوم یا تنظیم دوسروں کے رحم و کرم پر رہتی ہے۔ آج دنیا کے آگے [illegible] اس بات کے منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اب وہ ایک ایسے مقام

اسلئے ہم دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہی نہیں ہو سکتے۔ اسلام
نے انفاق فی سبیل اللہ کے لئے نفلی صدقات پر بہت
زور دیا گیا ہے۔ میرا ایمان و ایقان ہے کہ زکوٰۃ سے لیکر
دوسرے تمام صدقات اگر ہم تمام لوگ ادا کرنا شروع کر دیں
اور دوسرے ممالک کی امداد تو کیا ہمیں اپنے ملک میں کوئی
صدقہ لینے والا نہیں ملے گا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز (جن
کے عہد کو خلفائے راشدین سے مماثلث دی جاتی ہے اور
اسی وجہ سے آپ کو خلیفہ خمس بھی کہا جاتا ہے) ڈھائی سال
تک خلافت پر متمکن رہے۔ آپ کے عہد میں خوشحالی کا یہ
حال ہو گیا تھا کہ لوگ صدقات لئے لئے پھرتے تھے اور انہیں
کوئی لینے والا نہیں ملتا تھا۔

اسلام میں زکوٰۃ کو تو فرض کیا گیا ہے مگر دوسرے
انفاق فی سبیل اللہ کے صدقات کو نفلی قرار دیا گیا ہے مگر انکی
اہمیت اتنی بیان کی گئی کہ آخرت میں بڑے اجر و ثواب

Marfat.com

کی بشارت بھی دی گئی۔ اب ان کا دینا نہ دینا بندے پر چھوڑ دیا کیونکہ یہ نفلی صدقات ہیں۔ کچھ ارشاداتِ باری تعالیٰ اِس سلسلے میں درج ذیل ہیں:

— "کون ہے جو اللہ کو قرض دے، اچھا قرض۔ تو وہ اس کے لئے دوگنا کر دے اور اس کو عزت کا ثواب ہے"۔

— "ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے تو اللہ اُسے کئی گُنا بڑھا چڑھا کر واپس کر دے"۔

— "اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ کہ راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے کے معنی ہلاکت اور بربادی کے ہیں"۔

— "جو پاک مال تم نے کمائے ہیں اور جو پیداوار ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالی ہے۔ اس میں سے راہِ خدا میں خرچ کرو"۔

Marfat.com

— "پوچھتے ہیں ہم کیا خرچ کریں؟ اے نبی کہہ دو کہ
جو ضرورت سے زیادہ ہو۔"

— "اگر قرض دار تنگ دست ہو تو اسے خوشحال ہونے
تک مہلت دو اور صدقہ کر دینا تمہارے لئے زیادہ
بہتر ہے اگر تم اس کا فائدہ جانو۔"

— "اگر کھلے طریقے سے خیرات کرو تو یہ بھی اچھا ہے لیکن
اگر چھپا کر غریب لوگوں کو دو تو وہ تمہارے لئے زیادہ
بہتر ہے اور اس سے تمہارے گناہ دُھلتے ہیں۔"

— "نہ تو اپنا ہاتھ اتنا سکیڑ لو کہ گویا گردن سے بندھا ہوا
ہے اور نہ اتنا کھول دو کہ حسرت زدہ بیٹھے رہو اور لوگ
بھی تم کو ملامت کریں۔"

— "اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کُود اور بے شک پچھلا
گھر بھلا ان کے لئے جو ڈرتے ہیں۔"

— "اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب

Marfat.com

فتنہ ہیں اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

— "اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔"

اب اس سلسلے میں کچھ احادیث نبوی درج ذیل ہیں:

— "فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے بیٹے آدم کے! مال کو تیرا خرچ کرنا جو تیری حاجت سے زیادہ ہو تیرے لئے بہتر ہے اور مال کو روکنا تیرے لئے برا ہے اور نہیں ملامت کیا جائے گا تو بقدر ضرورت مال اپنے قبضے میں رکھنے پر اور خرچ کر تو سب سے پہلے اپنے عیال پر۔"

— "فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی ایسا دن کہ جس میں صبح کے وقت دو فرشتے نہ اترتے ہوں جن میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے

Marfat.com

خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے یعنی جو شخص
مصرفِ خیر میں اپنا اسباب موقع پر خرچ کرتا ہے اُس
کو اس سے زیادہ دے اور دوسرا یہ کہتا رہتا ہے کہ
اے اللہ بخیل کے مال کو تلف کر دے۔"

— "فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن میں
دو باتیں جمع نہیں ہوتیں یعنی بُخل اور بدخلقی۔"

— "فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنّت میں
مکار اور بخیل داخل نہ ہوگا اور نہ وہ شخص جو خیرات
دے کر احسان جتائے۔"

— "فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جلدی
کرو خیرات و صدقات دینے میں یعنی مرنے سے
پہلے صدقہ خیرات کرو اس لئے کہ صدقہ سے بلا
[illegible]

— "فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابتدا کر تُو

صدقہ کی اُن لوگوں سے جن سے ناتا ہے زیادہ تعریف رہتی ہے۔

— ”فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خیرات دینا مسکین کو ایک ہی صدقہ ہے یعنی ایک ہی ثواب ہے اور قرابت دار کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور سلوک بھی یعنی اس صدقہ کا دُہرا ثواب ملتا ہے۔“

— ”صدقہ دیا کرو، صدقہ جہنم سے نجات دلاتا ہے۔“

— ”صدقہ دو کہ اللہ کی رحمتیں اور برکتیں تم پر نازل ہوں۔“

— ”صدقہ اللہ کے غصے کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بُری موت کو دُور رکھتا ہے۔“

— ”ہر ایک نیک کام صدقہ ہے۔“

— ”خُدا احسان کرتا ہے احسان کرنے والوں پر۔“

— ”خیرات مت روکو کہ تم سے رزق روک لیا جائے گا۔“

انفاق فی سبیل اللہ کی ایک نہایت ہی عمدہ مثال ایک
حدیث شریف میں ہے جو درج ذیل ہے

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص جنگل میں کھڑا ہوا تھا کہ ابر میں سے اس نے یہ آواز سُنی فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر۔ پھر وہ ابر ایک جانب کو بڑھا اور ایک پتھریلی زمین پر پانی برسایا اور وہ پانی چھوٹی چھوٹی نالیوں سے ایک بڑے نالے میں جمع ہو کر آگے بڑھا۔ یہ سب منظر وہ شخص دیکھ رہا تھا۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ پانی کہاں جاتا ہے۔ وہ پانی کے ساتھ چل پڑا۔ اچانک ایک آدمی کو اس نے دیکھا۔ وہ بیلچہ سے اس پانی کو ادھر ادھر اپنے باغ میں پھیلا رہا تھا۔ اُس نے دریافت کیا اے خدا کے بندے تیرا نام کیا ہے۔ اُس نے کہا میرا نام یہ ہے۔ یہ نام وہی تھا جو اُس نے ابر میں سُنا تھا۔ پھر اس باغ والے شخص نے پوچھا۔ اے خُدا کے

Marfat.com

بندے تو نے میرا نام کیوں معلوم کیا۔ اُس نے کہا یہ جو
ابر میں جس کا یہ پانی ہے آواز سُنی تھی کہ فلاں شخص کے
باغ کو سیراب کر یعنی تیرا نام لیا۔ پس بتلا اے اللہ کے بندے باغ
میں کونسا نیکی کا کام کرتا ہے۔ اُس نے کہا جب آپ نے یہ
یہ پوچھا ہے تو میں بتلاتا ہوں کہ جو کچھ میرے باغ میں پیدا
ہوتا ہے اس کا تہائی تو میں خیرات کرتا ہوں اور تہائی
اپنے اور اپنے بال بچوں پر خرچ کرتا ہوں اور تہائی پھر اسی
باغ میں لگا دیتا ہوں۔

صدقہ و خیرات دینے والوں کو ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیئے

(1) جو اُس کی ضرورت سے زیادہ ہو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔

(2) خیرات پہلے اپنے قرابت داروں پھر دوسرے مستحقین پر [illegible]

Marfat.com

سے خوش ہوتا ہے۔

(3) بے سوالوں اور شرمیلوں کو خاص ترجیح دے اور سب سے زیادہ ترجیح اُن لوگوں کو دے جو باوجود ضرورت سوال اپنی غیرت و حمیت کی وجہ سے نہیں کر سکتے۔ اُن کو تلاش کرنا ہوگا۔ وہ خود نہیں آئیں گے۔

(4) زکوٰۃ اور نفلی صدقہ و خیرات کرتے وقت نہایت حسنِ اخلاق اور عاجزی سے کام لے۔ لینے والے کی عزتِ نفس کو کسی طرح ٹھیس نہیں پہنچانا چاہیئے۔ نام و نمود کے لئے اور اذیت دے کر خیرات کرنے سے ثواب ختم ہو جائے گا اور اُلٹا عذاب گلے میں ہوگا۔

(5) اگر معلوم ہو کہ سائل بدکار ہے اور وہ یہ رقم گناہ کے کاموں میں صرف کرے گا تو اُسے خیرات ہرگز نہیں دینی چاہیئے۔ اس لئے پہلے سے معلومات کر لینی چاہیئے۔

Marfat.com

صدقہ و خیرات لینے والوں کو ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے:

(1) اگر وہ تندرست اور اپنے ہاتھ سے محنت کرنے کے قابل ہے تو اُس کو صدقہ ہرگز قبول نہیں کرنا چاہیے۔

(2) سائل اس قدر مانگے جتنی اس کو ضرورت ہو یا اس سے ذرا زیادہ۔ اگر اس کی ضرورت سے زیادہ دیا جائے تو مطلوبہ رقم رکھ کر باقی شکریہ اور معذرت سے واپس کر دے۔

(3) سائل کو مانگتے وقت صاحبِ نصاب کو تنگ نہیں کرنا چاہیے اور جتنا وہ دے اس سے زیادہ طلب نہ کرے اور نہ ہی اپنے مطالبے کو پورا کرنے کے لئے اس کے پیچھے پڑنا چاہیے۔ سوال کرنا انتہائی معیوب ہے اور انسان کی بدقسمتی کا باعث ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کے لئے
قرآن کریم میں کئی جگہ ارشاد فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی اس کی فضیلت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر
زور دیا ہے کہ انفاق صحیح طریقے سے ہو۔ اس کا صحیح مصرف
ہی معاشرے کی خوشحالی کا باعث بن سکتا ہے اور بغیر تحقیق
معاشرے کے بدقماش افراد کو دینے سے معاشرہ برائیوں
کا شکار ہو جائے گا۔ معاشرے کے عموماً تین طبقات ہوتے
ہیں پہلا امراء اور روساء کا طبقہ، دوسرا متوسط الحال طبقہ
(اس طبقہ میں اکثر صاحب نصاب بھی ہوتے ہیں) اور
تیسرا غرباء کا طبقہ جس کا گزارا مشکل سے ہوتا ہے۔ جن کو
اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق دی ہوئی ہو
ان کے لئے یہ جاننا بھی لازمی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کے صحیح مصرف کے لئے کیا ارشاد فرمایا ہے
اس سلسلے میں چند احادیث درج ذیل ہیں۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کرنا صرف
تین آدمیوں کو جائز ہے:

(1) اُس کو جو قرضہ کا ضامن ہو۔ اُس کو صرف
اس قدر مانگنا جائز ہے کہ وہ اس سے قرض ادا
کردے اور اس کے بعد پھر نہ مانگے۔

(2) اُس شخص کو جو کسی آفت یا مصیبت میں
مبتلا ہو جائے (مثلاً قحط یا اضاعت مال) اُس کو
صِرف اس قدر مانگنا جائز ہے جس سے اُس کی ضرورت
پوری ہو جائے یا اُس کی زندگی کو قائم رکھے۔

(3) اُس شخص کو جس کو کوئی مصیبت پیش آئے
مثلاً فاقہ اور محلّہ کے تین آدمی اس امر کی شہادت
دیں کہ وہ فاقہ سے ہے اُس کو بھی مانگنا جائز ہے
صِرف اس قدر کہ وہ زندگی کو قائم رکھ سکے۔
اگر کوئی شخص ان تین صورتوں کے سوا سوال کریگا

Marfat.com

[illegible] مال حرام کھائے گا۔

— فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص لوگوں سے اس لئے سوال کرے کہ ان سے مال لیکر اپنا مال بڑھائے تو گویا آگ کا انگارہ مانگتا ہے اب اس کو اختیار ہے خواہ بہت مانگے یا کم مانگے۔

— فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آپ ممبر پر تشریف فرما تھے اور صدقہ اور سوال سے باز رہنے کا ذکر فرما رہے تھے کہ اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے اور دینے والا ہاتھ ہے اور نیچے کا ہاتھ سائل کا ہاتھ ہے۔

ایک ایمان افروز واقعہ

انصار میں سے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سوال کرتا ہوا آیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس سے پوچھا کیا تیرے گھر میں کچھ بھی نہیں ہے؟ اس نے

Marfat.com

عرض کیا۔ ایک موٹی کملی ہے جس کا ایک حصہ تو بچھا لیتا ہوں
اور ایک حصہ اوڑھ لیتا ہوں اور ایک پیالہ ہے جس میں
پانی پیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں
چیزوں کو لے آؤ۔ وہ شخص دونوں چیزوں کو لے آیا۔ آپ
نے ان کو اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا۔ ان کو کون خریدتا ہے۔
ایک شخص نے کہا۔ ان کو میں ایک درہم قیمت پر[1] خریدتا ہوں۔
آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون
دام لگاتا ہے۔ ایک شخص نے دو درہم قیمت لگائی۔ آپ (صلی اللہ
علیہ وسلم) نے دونوں چیزیں اس کو دے دیں۔ اور اس سے
دو درہم لیکر انصاری کو دے دیئے۔ پھر اس سے فرمایا ان
میں سے ایک درہم کا سامان خوردونوش خرید اور اپنے گھر والوں
کے پاس پہنچا اور دوسرے درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس
لے آ۔ چنانچہ وہ کلہاڑی خرید لایا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اس میں

Marfat.com

اپنے ہاتھ سے لکڑی کا دستہ ڈالا پھر اس کو کلہاڑی دے کر
فرمایا جاؤ اور لکڑیاں جمع کر کے بیچو اور اب پندرہ دن تک میں
تجھے نہ دیکھوں۔ وہ شخص چلا گیا اور لکڑیاں لا لا کر بیچنے لگا پھر
ایک دن وہ شخص آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں
حاضر ہوا اور اس وقت اس کے پاس دس درہم تھے۔ اُس
نے اس رقم سے کچھ کپڑا خریدا اور کچھ کھانے کی چیزیں پھر
اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"یہ تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تُو مانگتا پھرے اور
قیامت کے دن تیرے چہرے پر سوال کا داغ ہو"
فراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا سوال کروں میں یا
(لوگوں سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لیکن
اگر ضروری ہو تو نیک لوگوں سے مانگ۔
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے مجھ کو طلب فرمایا اور مجھ سے اس بات پر بیعت لی اور
لوگوں سے (کبھی) کوئی چیز نہیں مانگو گا، چنانچہ میں نے
اس کا اقرار کیا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا یہاں
تک کہ اگر تیرا چابک بھی گر جائے تو کسی سے نہ مانگ بلکہ سواری
سے اُتر اور خود اُٹھا۔

آج ہمارا ملک اربوں ڈالر کے قرضوں تلے دبا ہوا ہے
پھر ان قرضوں پر سود مرکب! ..... اور سب سے زیادہ افسوسناک
بات یہ ہے کہ ہم عالمی مالیاتی اداروں اور مختلف ممالک
کی حکومتوں سے مزید قرض لے رہے ہیں تاکہ اپنی ترقیاتی
اسکیمیں جاری رکھ سکیں۔ اگر زکوٰۃ اور دوسری طرح کے
انفاق فی سبیل اللہ کے احکام پر دل و جان سے عمل
کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ بہت جلد یہاں کوئی خیرات
لینے والا نظر نہیں آئے گا۔ اسلام روئے زمین پر ایک مثالی
معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد

Marfat.com

اسی طرح ہر ایک اپنا اللہ کا حق ادا کرتا ہے۔ قومیں افراد سے بنتی ہیں اس لیے ہر فرد اپنے کردار کا حامل ہو جب ہی ان دونوں حقوق کو ادا کر سکتا ہے۔

ہمارے ملک میں غذا کی بھی ہر سال قلت ہوتی ہے اور یہ قلت پوری کرنے کے لئے ہمیں باہر سے مختلف اشیائے خوردنی منگوانی پڑتی ہیں۔ اگر ہم سنّتِ نبوی پر عمل کریں اور بھوک سے کم کھائیں اور اگر ایک وقت میں آدھی روٹی کی بھی بچت کی جائے تو دونوں وقت میں ایک فرد ایک روٹی بچا سکتا ہے یعنی ایک دن میں دس کروڑ روٹیوں کی بچت ہوگی۔ اسی طرح چینی، دُودھ اور دوسری اشیائے خوردنی میں بھی یہ فارمولا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

حرام چیزوں میں سُود اتنی بُری چیز ہے کہ یہ سُود خور سے اللہ تعالیٰ اعلانِ جنگ کرتا ہے۔ جو افراد یا قومیں سُود کھاتی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص قسم کی

Marfat.com

سستی اور ذہن میں پستی پیدا کر دیتا ہے۔ [illegible]

سے بھی اُن کا دل گھبراتا ہے۔ آج ساری [illegible]

جوئے، شراب کی فروخت، رقص اور زنا [illegible] جیسی غلیظ

چیزوں پر مبنی ہے۔ آج دنیا کا جو حال ہے وہ سامنے ہے۔

مادیت کہاں تک پہنچ گئی ہے کہ خدا کے وجود سے انکار

کیا جا رہا ہے۔ یہی مادیت کی آخری حد ہے۔

ہمارے مذہب میں تو سود خور، سود دینے والے اور

سود کا کاغذ تک لکھنے والے پر اور [illegible] والے پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے۔ پاکستان

کی گیارہ کروڑ کی آبادی ہے۔ سب کی [illegible]

آمیزش کسی نہ کسی طرح سے ہے۔ یہ حرام [illegible]

امیر، کبیر، حاکم، محکوم، عالم، پیر کوئی بھی نہیں بچا۔ جلسے

جلوس ہوتے ہیں، نعرے لگتے ہیں مگر [illegible]

نہیں کرتا کہ [illegible]

Marfat.com

چاہئیں اور حکومت کو مجبور کریں کہ اس رقم سے قرضہ
جات کی ادائیگی شروع کریں۔ اس مد سے سال میں آسانی
سے ایک ارب یا دو ارب جمع ہو جائیں گے اور اللہ کے فضل
سے ہم نہیں تو ہماری نسلیں تو اس لعنت سے ضرور نجات
پا جائیں گی۔

انفاق فی سبیل اللہ کے ایسے پیارے اور آسان طریقے
ہیں کہ غربت باقی رہ ہی نہیں سکتی مثلاً میں جس محلّے میں
رہتا ہوں اگر میرا پڑوسی بھوکا سوئے اور میں پیٹ بھر کر
سوؤں تو میں جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جب میں
اس پر عمل کرتے ہوئے اپنے پڑوسی کا خیال رکھوں گا اور
اسی طرح تمام محلے والے اپنے پڑوسی کا خیال رکھیں گے
تو ہمارے محلے میں غربت کہاں سے آئے گا۔ اسی طرح اگر
محلے میں یہ عمل کیا جائے گا تو پورے شہر میں کوئی غریب
نہیں رہے گا۔ اب اگر دوسرے شہروں میں بھی اسی طرح عمل

Marfat.com

کیا جائے گا تو مفلسی کہاں رہے گی۔ [illegible]

کے مجموعے کا نام ہے اور حکومت جو زکوٰۃ اور عشر وصول کرتی

ہے وہ کسی اور بہتر طریقے پر خرچ کرے گی۔

اللہ تعالیٰ کا ایک ایک حکم اور حدیث شریف کا ایک

ایک حکم ایسا ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو اس سے اچھے

مفید نتائج برآمد ہوں گے کہ دنیا کے بڑے بڑے ملکوں کے

آئین بھی وہ نتائج پیدا نہیں کر سکتے۔

ہمارے ہاں مہمان کے لئے پہلے دن اپنی وسعت سے

زیادہ کھانا پکانے کے لئے فرمایا گیا اور دوسرے تیسرے دن اپنے

معمول کے مطابق اور اگر تین دن کے بعد مہمان کو کھلائے

تو یہ صدقہ ہوگا اور اگر اس کے علاوہ میزبان نہ کھلائے تو

اس پر واجب نہیں ہے۔ اسی ایک چیز میں کتنی بچت

ہوسکتی ہے اور گھروں کی زندگی میں کتنی قسم کی آسانیاں

پیدا ہو جائیں گی اور خواہ مخواہ کے قرض [illegible]

Marfat.com

لئے یہ ایسا ہو نہیں سکے۔ اس مصیبت سے شاید ہی کوئی گھر بچا ہو۔ امیروں کے لئے تو یہ ایک شغل ہے لیکن غریبوں کے لئے مصیبت ہے۔

اگر انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عاقبت بخیر کی فکر ہوگی تو بہانے ڈھونڈ ڈھونڈ کر صدقات وخیرات دیگا۔ بیماری کے دوران صحت کے لئے صدقہ، بیماری سے صحتیاب ہونے کے بعد شکرانے کا صدقہ، کسی مُصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے صدقہ، اگر کوئی خوشحالی یا نفع حاصل ہوا تو اس میں سے اللہ تعالیٰ کا حصہ نکال کر صدقہ دینا، اپنا کوئی دوست یا عزیز رشتہ دار مُصیبت میں ہے تو اُس کے لئے صدقہ دینا تاکہ اس کی مصیبت دور ہو، سفر پر جانے سے پہلے صدقہ، منزل پر پہنچنے کے بعد صدقہ اور واپسی سفر سے پہلے صدقہ اور گھر واپس آنے کے بعد صدقہ۔ اگر اس بارے میں تفصیل سے

Marfat.com

لکھا جائے تو کئی صفحات درکار ہوں گے۔

ہم انفاق فی سبیل اللہ کی نعمت سے محروم ہو گئے ہیں

ہمارے دل دولت کی حرص میں گرفتار ہیں۔ صدقات

وخیرات تو نفلی ہیں، صاحب نصاب لوگ ایسے بھی ہیں

جو قربانی، زکوٰۃ، صدقۃ الفطر اور عقیقہ وغیرہ کو نہیں مانتے۔ مغرب

کی طرح اب یہ لوگ بھی کہتے ہیں کہ مذہب صرف بندے اور

خدا کے درمیان ہے اور یہ بندے کا ذاتی معاملہ ہے۔ اس کا

سیاست معیشت وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں۔ عوام میں ناخواندگی

کی وجہ سے شعور نہیں اور نہ ہی برسر اقتدار طبقہ اور سیاستدان

ان میں یہ شعور پیدا ہونے دیتا ہے تاکہ وہ برے اور بھلے کو

سمجھ نہ سکیں اور انہیں الو بنا سکیں۔ علماء سے جو بڑی بڑی

توقعات تھیں وہ نعرہ تو شریعت کا لگاتے ہیں اگر وہ خود

یا تو سیاست میں پورا پورا حصہ لیتے یا کم از کم [illegible]

ممبر بنے ہوتے [illegible]

Marfat.com

بحران اس لئے آج سارے بیک وقت درپیش ہوتے ہیں اور
بعض کے ایک دور سے کرپشن اتنی بڑھ گئی ہے کہ اس کو روکنے
کے لئے جس کو لگایا جاتا ہے وہ بھی اس کا شکار ہو جاتا ہے۔
70 فیصد لوگوں کی معاشی حالت نہایت خراب ہے۔ روٹی،
کپڑا، مکان، دوکان، صحت و تعلیم اور روزگار کے نعرے، جو
ایک زمانے سے لگا کر چلا جاتا ہے مگر عوام کو پھر بھی ہوش نہیں
آتا اور دباؤ میں آکر غلط لوگوں کو ووٹ دیدیتے ہیں، اور
42 برس سے یہی حال ہے۔ جس مذہب کا ہر حکم، فلاح و بہبود،
خوشحالی اور خوف خدا عطا کرتا ہو اور انسان کو صحیح معنوں میں
بلند اعلیٰ پر پہنچا دے اس پر عمل نہ کریں تو اس کا علاج کیا
ہے ـــ ذلت ہی ذلت۔

قرآن الحکیم ہمیں اسی لئے دیا گیا ہے کہ آپ
اس میں ہر انسان کے سارے دکھوں کا مداوا موجود ہے۔
ہمیں کسی اور در پر جانے یا کسی سے بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

آپ نوجوان ہیں۔ اب ساری امید آپ سے ہے۔ [illegible]
خالی ہو حق کے نعرے مارنے اور جلسوں کی [illegible]
کرنے کا وقت نہیں۔ ساری دنیا کی اقوام عیسائی، یہودی،
کمیونسٹ، ہندو، بدھ وغیرہ سب مسلمانوں کے جان کے دشمن بنے
اور ان کے خون کے پیاسے ہیں۔ سب مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے
نیست و نابود کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور امریکہ تو مسلمانوں
کی دشمنی میں اتنا اندھا ہو گیا ہے کہ تمام یورپی اقوام کو بھی
اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ ادھر پاکستان کا یہ حال ہے کہ آج تک
پتہ ہی نہیں چلا کہ اس ملک کا مالک کون ہے۔ اس کو
اللہ تعالیٰ ہی چلا رہا ہے۔ دوسرے مسلم ممالک تو امریکہ
کے ساتھ مل بیٹھنے کو بھی تیار نہیں۔ حالانکہ [illegible] ممالک
موجود ہیں۔ مسلمان دنیا کی آبادی کے چوتھائی حصے کے قریب
ہیں۔

Marfat.com

استغفار کا حکم

اس نے پہلے قرض حسنہ دینے کے بارے میں فرمایا تھا
اب سورۃ مزمل میں استغفار کے حکم کو کریمانہ انداز میں
بیان فرما کر اس سورۃ کا ان الفاظ میں اختتام فرمایا ہے: "اللہ سے
بخشش مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

عبادات میں توبہ کا نہایت اہم مقام ہے۔ ابوالبشر
سیدنا آدم علیہ السلام صفی اللہ شیطان کے دھوکے میں آگئے
اور ان سے لغزش سرزد ہوئی اور اُن کو زمین پر اُترنے
کا حکم ہوا اور اس دنیا کا طفیل شروع ہوا۔ آپ کو
اپنے قصور پر ندامت ہوئی آپ نے بیقراری و پریشانی
کی حالت میں عرض کیا الٰہی دشمن بہت سخت ہے اور میں
اکیلا آپ کی امداد کے واسطے میں پکار رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ
[illegible] نہیں چل سکتا

Marfat.com

جب میں اپنی پناہ عطا کروں گا شیطان بے بس ہو کر
رہ جائے گا۔ عرض کی میری تعلیم فرما دیجیے میں ٹھیک طرح
سمجھ جاؤں۔ آواز آئی۔ میں نے تمہاری اولاد پر توبہ فرض
کردی۔ جب وہ توبہ کریں گے تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا

توبہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں کئی
جگہ فرمایا ہے اور اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی نہایت واضح احادیث بھی ہیں۔ ایک توبہ تو نصوح ہے
یعنی ایسی توبہ کہ اس کے بعد گناہ کا خیال تک دل میں نہ
آنے دے اور ایک توبہ یہ ہے کہ توبہ کرتا جائے اور توڑتا
جائے یعنی ؎

توبہ کی اور پھر توڑ دی کی توبہ پہ توبہ توڑ دی
اس میری توبہ پہ توبہ ہا توبہ توبہ کر اٹھی

جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار نہیں کرتے
وہ ظالم ہیں۔ اللہ تعالیٰ [illegible]

Marfat.com

چند ارشاداتِ باری تعالیٰ درج ذیل ہیں:

۔۔۔ "اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔ بے شک اللہ توبہ کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔"

۔۔۔ "اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔"

۔۔۔ "تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

۔۔۔ "تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللہ کی طرف اُس سے بخشش مانگتے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

۔۔۔ "پھر سیکھ لیے آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔ بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا۔"

Marfat.com

— "بے شک وہ جو ایمان لا کر کافر ہوئے اور پھر کفر میں بڑھ پڑے، اُن کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی۔"

— "وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا ہے وہ اُن ہی کی ہے جو نادانی سے بُرائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کر لیں۔ ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔"

— "تم میں سے جو نادانی سے کچھ بُرائی کر بیٹھے۔ پھر اُس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

— "اور اپنے رب سے معافی چاہو پھر اُس کی طرف رجوع لاؤ۔ بے شک میرا رب مہربان محبّت والا ہے۔"

— "ہاں جو کوئی زیادتی کرے پھر بُرائی کے بعد بھلائی سے بدلے تو بے شک میں بخشنے والا مہربان ہوں۔"

Marfat.com

— ”اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا
ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے
جو کچھ تم کرتے ہو“
— ”مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں تو
میں اُن کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی ہوں
اور توبہ قبول کرنے والا مہربان“۔
— ”مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور آپا سنبھالا
تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے“۔
— ”اور تم میں جو مرد اور عورت ایسا کام کرے، اُن کو
ایذا دو پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نیک ہو جائیں تو اُنکا
پیچھا چھوڑ دو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا
ہے“۔
— ”مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام
کیے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور اُنہیں کچھ

نقصان نہیں دیا جائے گا۔"

—"اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اُسے جس نے
توبہ کی اور ایمان لایا، اچھا کام کیا، پھر ہدایت پر رہا۔"

—"مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور سنور جائیں تو
بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

—"مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے
تو ایسوں کی بُرائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اچھا
کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسی چاہیے تھی۔"

—"ہاں جو کوئی زیادتی کرے اور پھر بُرائی کے بدلے بھلائی
سے بدلے تو بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں۔"

—"تو وہ جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا،
قریب ہے کہ وہ راہ یاب ہو۔"

—"تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس

Marfat.com

اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول
کرنے والا ہے۔

اور اب چند احادیث شریف درج ذیل ہیں:

- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "لوگو! توبہ کرو خدا کے آگے، میں توبہ کرتا ہوں خدا کی طرف دن میں سو مرتبہ!"

- خدا اللہ تعالیٰ دراز کرتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کو (اور وہ اس توبہ کو قبول کرے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا)، جب تک کہ نہ نکلے آفتاب مغرب کی جانب سے یعنی قیامت تک (جب قیامت برپا ہوگی تو سورج مغرب سے نکلے گا).

- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ جب اقرار کرتا ہے اپنے گناہ کا اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

Marfat.com

• فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جب کوئی بندہ
خدا سے توبہ کرتا ہے تو وہ اپنے بندے کی توبہ سے بہت خوش
ہوتا ہے"

• فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے اے آدم (علیہ السلام) کے بیٹے جب تک تو مجھ سے
دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا (یعنی مجھ سے مانگتا
رہے گا اور بخشش کی امید رکھے گا) میں بخشوں گا تجھ کو
خواہ تو نے کتنا ہی برا کام کیا ہو۔ اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں
ہے (یعنی تیرا بخشنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں)"

• فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اس بات کو جان لیا کہ میں گناہوں
کے بخشنے کی پوری قدرت رکھتا ہوں تو میں اس کو بخش دوں گا
جب تک کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے"

• فرمایا رسول اللہ [illegible]

Marfat.com

کو اپنے اوپر لازم قرار دے دے تو اللہ تعالیٰ ہر تنگی سے نکلنے
کا راستہ اس کے لئے پیدا فرما دیتا ہے اور ہر رنج و غم سے نجات
دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچاتا ہے جہاں سے اُس
کو گمان بھی نہیں ہوتا۔"

• فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "ہر انسان خطا کار
ہے (یعنی ہر شخص گناہ کرتا ہے) اور بہترین گناہگار یا خطا کار
وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔"

• فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "خداوندِ تعالیٰ
توبہ قبول کرتا ہے بندے کی اُس وقت تک جب تک کہ
دم نہیں لگتا یعنی جب تک کہ موت کا گھرا نہیں لگتا۔"

• فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "اللہ تعالیٰ
جنت میں اپنے نیک بندے کا درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ
عرض کرتا ہے الٰہی میرا یہ درجہ کیونکر ملا۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے تیری اولاد کے استغفار کی بدولت۔"

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ قسم ہے خدا کی فلاں شخص کو خدا نہیں بخشے گا اور خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ کون ہے جو مجھ پر قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں بخشوں گا پس میں نے بخش دیا فلاں شخص کو اور ضائع کیا تیرے عمل کو۔

دو۲ ایمان افروز احادیث

گناہگاروں کی بخشش کے بارے میں

(۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے پھر وہ شخص بنی اسرائیل میں سے پوچھتا ہوا نکلا کہ اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں۔ وہ ایک عابد کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ عابد نے کہا نہیں۔ اُس نے عابد کو بھی مار ڈالا اور سو پورے کر دیئے

Marfat.com

پوچھا۔ پھر ایک شخص نے اُس سے کہا کہ تو فلاں آبادی
میں چلا جا اور وہاں … بتایا (چنانچہ وہ اُدھر چل دیا) راستہ میں
اس کو معلوم ہوا کہ موت قریب ہے (وہ آدھا راستہ طے کر چکا
تھا) موت کو قریب پاکر اُس نے اپنا سینہ آبادی کی طرف
بڑھا دیا (یعنی موت نے اُس کو آلیا گویا اس نے آدھے راستے
سے زیادہ طے کر لیا) موت کے فرشتے جن میں رحمت کے فرشتے
اور عذاب کے فرشتے دونوں تھے اُس کی رُوح قبض کرنے
آئے اور دونوں میں جھگڑا ہوا کہ کون اس کی روح قبض
کرے (یعنی رحمت کے فرشتے قبض کریں یا عذاب کے
فرشتے) اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو جدھر وہ توبہ کے
ارادے سے جا رہا تھا حکم دیا کہ وہ میّت کو اپنے سے
قریب کر لے یا میت کے قریب ہو جائے اور جس آبادی سے
وہ چلا تھا اس کو حکم دیا کہ تو میت سے دُور ہو جا۔ پھر
اللہ تعالیٰ نے جھگڑا کرنے والے فرشتوں سے کہا کہ تم

Marfat.com

دونوں فاصلہ ناپو (چنانچہ وہ فاصلہ ناپا گیا) تو ناپنے سے
معلوم ہوا کہ جدھر وہ جارہا تھا اُدھر کا فاصلہ ایک بالشت
کم ہے۔ پس خدا نے اس کو بخش دیا۔

(2) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص جس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا، اپنے
گھر والوں سے کہا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں
کہ زیادتی کی تھی ایک شخص نے اپنی جان پر (یعنی بہت
گناہ کئے تھے) پس جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا
تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ مرجائے تو
اس کو جلادینا اور اس کی آدھی راکھ کو جنگل میں اڑا دینا
اور آدھی دریا میں بہادینا۔ پس قسم ہے خدا کی اگر اللہ کو اس
پر قابو حاصل ہوگیا تو وہ اس کو ایسا عذاب دے گا کہ (دنیا میں
آج تک) کسی کو نہ دیا ہوگا۔ پس جب وہ مرگیا تو اس کے
بیٹوں نے اُس کی وصیت کے موافق عمل کیا پھر خدا نے

Marfat.com

جسم جلا دیا گیا اور جمع کی اُس نے وہ راکھ جو اُس کے اندر
تھی اور جسم جلا دیا جنگل کی ہوا اور جمع کی اُس نے وہ راکھ جو اُس
کے اندر تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اُس سے پوچھا کہ تو نے ایسا
کیوں کیا۔ اُس نے عرض کیا۔ پروردگار تیرے خوف سے
اور تو خوب جانتا ہے پس بخش دیا اللہ نے اس کو۔

توبہ کرنے سے بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط
سے مضبوط تر ہوتا جاتا ہے۔ پھر وہ خوفِ خدا کی نعمت سے
نوازا جاتا ہے اور جب اس کا یقین کہ اللہ تعالیٰ اُس کو
ہر وقت دیکھ رہا ہے، کامل ہو جاتا ہے تو اُس کو گناہ کرتے
وقت اللہ تعالیٰ سے حیا آنے لگتی ہے۔ جب کوئی بندہ گناہ
کرتے وقت اپنے دروازوں کو بند کر لیتا ہے، پردے ڈال دیتا
ہے اور مخلوق سے چھپ جاتا ہے اور خلوت میں خالق کی
نافرمانی کرتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ابنِ آدم (علیہ السلام)
تو اپنی طرف دیکھنے والوں میں سے مجھ ہی کو کمتر سمجھتا ہے

Marfat.com

کہ سب سے پردہ کرنا ضروری سمجھتا ہے اور مجھ سے خالق

کے برابر بھی شرم نہیں کرتا۔

توبہ کے استقرار اور استحکام کیلئے نفس کے محاسبے کی بھی

ضرورت ہے جب اس سے ہر وقت جنگ رہے گی تو آزردگی اور

پریشانی بھی ہوگی۔ آہستہ آہستہ اس پریشانی میں ایک عجیب لذت

آنے لگ جائیگی اور باعث تقویت ارادی ہوگی۔

خائف وہ نہیں جو خوف سے ڈرتا ہے اور آنکھ سے

آنسو پونچھتا ہے بلکہ حقیقی خائف وہ ہے کہ وہ اس چیز

کو ترک کردے جو کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنے اور

پھر عذاب کا موجب۔ اللہ تعالیٰ سے اسلئے ڈرے کہ وہ ہم پر قادر ہے۔

عوام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور خواص غفلت

سے توبہ کرتے ہیں اور انبیاء و اولیاء اللہ تعالیٰ کی نعمتوں

کی شکر گزاری کے لئے توبہ کرتے ہیں۔

بدترین توبہ وہ ہے جو صرف شروع ہو جائے اور [illegible]

Marfat.com

رقت طاری ہو جائے اور سخت ترین پریشانی اُس وقت ہوتی ہے
جب عذابِ قبر شروع ہو جائے اور بدترین پچھتاوا حشر والے
روز اُس کو ہو گا جس کے پاس اعمالِ صالحہ نہ ہوں گے۔
اللہ تعالیٰ کی ذات تو کریم ہے۔ جگہ جگہ اپنی رحیمی و
کریمی اور بخشش کی بشارت دی اور اس سُورۃ شریفہ کے
اختتام کو بھی ان الفاظ سے شرف بخشا:

اللہ سے بخشش مانگو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان
ہے۔ اُس کا یہ حکم اُس کی شانِ غفّاری کا مظہر ہے۔ ہم
بدقسمت ہیں کہ غفلتوں کے پردے دلوں پر پڑے ہوئے ہیں
اور عاقبت کی زادِ راہ کی کوئی فکر نہیں۔

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے
تو اللہ کے ایک بندے نے انہیں خواب میں دیکھا اور کہا کہ
اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ انھوں نے کہا
میں نے اپنے رب سے بڑھ کر اللہ کو مہربان نہیں دیکھا۔

Marfat.com

اِضافی اور اختتامی نوٹ

اِس سُورۃ مبارکہ میں کُل 20 آیات ہیں مگر اِس میں اسمِ ذات "اَللّٰہ" سات بار آیا ہے۔ یہ کیوں؟ اِس کی حکمت کو تو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسُول (صلی اللہ علیہ وسلّم) ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہاں یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اس اسم پاک کے اتنی بار اور وہ بھی طاق عدد میں آنے سے سُورۃ مبارکہ کو ایک خصوصی فضیلت حاصل ہے۔

اِسم "اَللّٰہ" اس کی ذاتِ پاک پر دلالت کرتا ہے یہ کسی اور کے لئے نہیں بولا جا سکتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام دوسروں پر بھی بولے جاتے ہیں۔ جیسے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے لئے "رؤف" اور "رحیم" سُورۃ توبہ میں استعمال ہوئے ہیں۔

Marfat.com

کلام پاک مقدس ترین آسمانی کتاب ہے۔ اس کی
تلاوت کرنے سے پہلے "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ" اور "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"
پڑھنے کا حکم ہے۔ دونوں میں اسم ذات ہے۔
محققین علماء اور فقراء کا یہ خیال ہے کہ یہی اسم
ذات اسم اعظم ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسم اعظم
ان تین سورتوں میں ہے: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، سُوْرَۃ
آلِ عمران اور سورۃ طٰہٰ۔
ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے مطابق اسم اعظم آیت
الکرسی میں ہے جس میں "اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" [illegible] ہے۔
[illegible] اسم اعظم اللہ تعالیٰ کے
[illegible]

اور بقا باللہ کی منزل طے کئے ہوئے ہوتے ہیں اور اسم
اعظم سے نوازے ہوئے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص
بندوں کے علاوہ کسی اور کو مطلع نہیں فرماتے۔

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
صاحبزادے کو اسم اعظم کا بہت اشتیاق تھا۔ آخر ایک
شب خواب میں دیکھتے ہیں کہ رجال الغیب میں سے
انہیں کوئی یہ الفاظ تعلیم فرما رہا ہے:

"ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ"

اِس بندۂ عاجز کو ایک مرد حق سے نیاز حاصل تھا۔
وہ 22 برس سے جنگل میں ایک پہاڑی مقام پر بیٹھے ہوئے
تھے۔ بیٹھے بیٹھے اُن کی پنڈلیوں کا گوشت گل گیا تھا۔ خطرہ
تھا کہ اگر پنڈلیاں فوراً نہ کاٹی گئیں تو دونوں ٹانگیں اور بھی
کاٹنا پڑیں گی۔ وہ کسی سے ملاقات نہیں کرتے تھے۔ [illegible]

Marfat.com

زبان [illegible] بولتے تھے۔ بیس پچیس روز میں ایک مرتبہ میں زیارت
آپ کے لیے جاتا۔ میں بھی ٹوٹی پھوٹی فارسی بول لیتا تھا۔ اِس
لیے زیادہ مائل بہ کرم ہو گئے تھے۔ ایک اپنائیت سی ہو گئی تھی۔
ایک دن مجھے پنڈلیاں دکھائیں اور تبسم فرما کر پُورا واقعہ سُنایا
اور کہنے لگے اب تو نشان سے رہ گئے ہیں۔ الحمد للہ باقی سب
ٹھیک ہے۔ انگریز سول سرجن کو جب بتلایا گیا تو اُسے
یقین نہ آیا۔ اُن کے محب اُسے لائے تھے۔ اس نے دیکھا تو
پوچھا۔ پادری صاحب آپ کیسے ٹھیک ہوا۔ آپ نے فرمایا
القرآن پاک برحق ہے۔ ہم اس کی ایک آیت شریف پڑھ کر
روز ان پر پھونک دیتا تھا اور اب بھی پڑھتا ہے۔ روزانہ پھونک
دیتا ہے۔ وہ حیران و ششدر ہو گیا۔ اُن کے پاس غالباً (میرا
خیال ہے) [illegible] اسم اعظم تھا۔ تقسیم ہندوستان ہوئی۔ ہر طرف قتل و
غارتگری ہو رہی تھی۔ کوئی سواری بھی مل نہ سکتی تھی۔ بڑی مشکل
سے اُن کے پاس پہنچا۔ دیکھ کر حیران ہوئے۔ میں نے کہا۔

Marfat.com

حضرت آپ کی وجہ سے سخت پریشان ہوں میں نے آپ کا
بندوبست کرلیا ہے آپ میرے ساتھ پاکستان چلے جائیں یہاں تو
ہر طرف ہندوؤں کی آبادی ہے۔ میں آپ کو [illegible]
آپ نے فرمایا حکم نہیں ہے لیکن تم پاکستان خیریت سے پہنچ
جاؤ گے بال تک بیکا نہیں ہوگا میں نے عرض کیا میں آپ کے
بغیر نہیں جاؤں گا ہندوؤں کے جنگل میں کیسے چھوڑ جاؤں۔
آپ پاکستان میں جہاز سے اترتے ہی [illegible] میرے ساتھ
کوئی بات تک نہ کریں اور جہاں چاہیں تشریف لے جائیں۔
یہ سن کر آپ چپ ہو گئے پھر فرمانے لگے رات کو کم سے کم
تین سو ہندو جاٹوں نے حملہ کیا تھا۔ [illegible]
نے ان کو کیا دکھایا بری طرح بھاگے [illegible]
چھ گز کے فاصلے پر دیکھو [illegible]
وغیرہ پڑے ہوئے تھے دیکھ کر مجھے تسلی ہوئی [illegible]
فکر نہ کریں اور پاکستان چلے جائیں [illegible]

Marfat.com

سے دور اثر کیا ہے۔ یہ واقعہ دیکھ کر میرا اسم اعظم والا گمان اُن کے بارے میں اور بھی تقویت پکڑ گیا۔ واللہ اعلم بالصّواب۔

بعد میں مجھے پتہ چلا وہ مدینہ شریف پہنچ گئے تھے۔ آپ نے شادی نہیں کی تھی۔ وہیں وصال ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔ زہے نصیب! اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ آپ سلسلہ قادریہ کے بزرگ تھے اور نہایت ہی خوبصورت تھے۔ کم گو تھے اور بہت ہی آہستہ آواز سے بولتے تھے۔

اَلغَفُوْرُ

(معانی و مطلب)

۔ جو بے انتہا مغفرت کا مالک ہو۔

۔ جو بے انتہا درگزری فرماتا ہو۔

۔ غفار جو بہت مغفرت کرتا ہو مگر ایک بار اور غَفُوْرٌ

جو بار بار مغفرت کرتا ہو۔

— مغفرت کا درجہ اتنا اعلیٰ ہو کہ اس کے بعد مغفرت کا

کوئی درجہ نہ ہو۔

اَلرَّحِیْمُ

آپ بِسْمِ اللّٰہ شریف میں اَلرَّحْمٰن کا لفظ دیکھیں

گے اور سورۃ فاتحہ شریف میں اَلرَّحْمٰن اور اَلرَّحِیْم دونوں

دیکھیں گے۔ آیت شریف یوں ہے "اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"

اَلرَّحْمٰن کی صفت کی یہ شان ہے کہ اس کی رحمت

دوست دشمن سب کے لیے عام ہے کوئی تخصیص نہیں ہے

اُس کی محبّت سب کو اپنی آغوش میں لیے ہوئے ہوتی ہے۔

لیکن اَلرَّحِیْم کا معاملہ جدا ہے رحمت تو یہاں بھی

بے حد ہے مگر یہ صرف مومنین کے لیے خاص ہے یوں سمجھیے

کہ جو 'رحمٰن' ہوگا وہ رحیم ضرور ہوگا مگر ہر 'رحیم' رحمٰن نہیں ہوگا۔

Marfat.com

اس کے لئے رحمان ہونا ضروری نہیں۔

رحمٰن ذاتِ خداوندی کے لئے خاص ہے۔ آپ کسی انسان کو رحیم تو کہہ سکتے ہیں لیکن 'رحمٰن' اسے کسی صورت بھی نہیں کہہ سکتے۔

سورۃ مزمل شریف کی اختتامی آیات یہ ہیں:

"وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؏"

اور "اللہ"، "غفور" اور "رحیم" کے معنی اور تشریحات سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس سورۃ شریفہ کا اختتام کس شانِ غفّاری، رحیمی و کریمی سے فرمایا ہے۔

Marfat.com

تتمہ ”د“

قومی اخبار

غضبِ الٰہی کے دو واقعات

راولپنڈی کے قریب تدفین کا دردناک منظر

دو سانپوں نے میّت کو دو ٹکڑے کر دیا، قبر نے میّت قبول کرنے سے انکار کر دیا

دو مرتبہ قبر کھودی گئی اور دونوں مرتبہ زمین ہل گئی۔ لحد سے سانپ اور بچھوؤں کے غول نکل پڑے

راولپنڈی (قومی اخبار نیوز) چند روز قبل [illegible] راولپنڈی کے قدیم قبرستان میں رونما ہونے والے ایک محیر العقول اور دردناک تدفین کے واقعے نے ایک جنازے کی تدفین کے لئے آنے والے سینکڑوں افراد پر نہ صرف رقت طاری کر دی بلکہ ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کا خوف بھی طاری ہو گیا۔

تفصیلات کے مطابق قریبی آبادی میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم کو دفنانے کے لئے اہل محلہ اور مرحوم کے عزیز و اقارب [illegible] قبرستان [illegible]

[illegible]

[illegible] دونوں نے کسی کو کبھی کچھ نہیں کہا

[illegible]

[illegible] کر قبر میں اُتار دیا گیا مگر جونہی میت کو قبر میں رکھا تو

[illegible] اور ایک سانپ پاؤں کے نیچے سے ہوتا ہوا اُوپر آیا

[illegible] دونوں سانپ آپس میں ملے اور دیکھتے ہی دیکھتے میت یوں

[illegible] جیسے اسے آرے سے چیر دیا گیا ہو۔

QAUMI AKHBAR

روزنامہ قومی اخبار کراچی

[illegible] کلام پاک کی بے حرمتی کرنے والے

ڈاکو زمین میں غرق ہو گئے!

[illegible] ڈاکو ضعیف العمر خاتون کا اکلوتا بیٹا اغوا کرنے آئے تھے!

[illegible] گنہگاروں کو دنیا میں اُن کے کئے کی سزا ملنا شروع [illegible] پیش آنے والے اس واقعہ کے بعد بھی جاری [illegible] ڈاکوؤں نے [illegible] اسلحہ کے زور پر جب ایک ضعیف العمر [illegible] کی کوشش کی تو اس عورت نے اپنے بیٹے [illegible] مگر جب اس پر بھی ان ڈاکوؤں نے [illegible] قرآن شریف اٹھا لے آئی اور ان ڈاکوؤں کو [illegible] جب اس ضعیف خاتون کے [illegible] غرق ہو کر مر گئے۔ یاد رہے [illegible] زلزلہ [illegible]

Marfat.com

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورہ مزمل مکیہ ہے اس میں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے !

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا

اے جھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرما سوائے

قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ

کچھ رات کے آدھی رات یا اس سے کچھ کم

قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ

یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر

تَرْتِيْلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا

پڑھو بیشک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات

ثَقِيلًا ۝ إِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ

ڈالیں گے بیشک رات کا اُٹھنا وہ زیادہ دباؤ

وَطْئًا وَّأَقْوَمُ قِيلًا ۝ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ

ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے بیشک دن میں تو تم کو

سَبْحًا طَوِيلًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ

بہت سے کام ہیں اور اپنے رب کا نام یاد کرو

وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ

اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو وہ پورب کا رب

وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ

اور پچھم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا

وَكِيلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ

کارساز بناؤ اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ

وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِي

اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو اور مجھ پر چھوڑ دو

وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ

ان جھٹلانے والے مال داروں کو اور انہیں تھوڑی

Marfat.com

قَلِيلًا ۝ إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَّجَحِيمًا

مہلت دو بیشک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور

وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا أَلِيمًا

بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب

يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَ

جس دن تھرتھرائیں گے زمین اور پہاڑ اور

كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ۝ إِنَّا

پہاڑ ہوجائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا بیشک

أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ

ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے کہ تم پر حاضر ناظر ہیں

كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝

جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے

فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ

تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے

أَخْذًا وَّبِيلًا ۝ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ

سخت گرفت میں پکڑا پھر کیسے بچوگے اگر

Marfat.com

كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۖ

کفر کرو اس دن جو بچوں کو بوڑھا کردے گا

السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۚ كَانَ وَعْدُهٗ

آسمان اس کے صدمہ سے پھٹ جائیگا اللہ کا وعدہ

مَفْعُوْلًا ۝ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ

ہو کر رہنا بے شک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے

ع ۱ ۱۴ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ ع اِنَّ

اپنے رب کی طرف راہ لے ۔ بیشک

رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ

تمہارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے کبھی دو تہائی

ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ

رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت

مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ

تمہارے ساتھ والی اور اللہ رات اور دن کا اندازہ

وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ

فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو تم سے رات کا

Marfat.com

عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ
شمار نہ ہوسکے گا تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا
عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى
تم پر آسان ہو اتنا پڑھو اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے
وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ
اور کچھ زمین میں سفر کریں گے
يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ
اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ
يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا
اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن
مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
میسّر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور
اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا
زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھّا قرض
حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ
دو۔ اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے

Marfat.com

مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ
اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے
خَيْرًا وَّأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا
ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش
اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ ع
مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ع-۲

Marfat.com

Marfat.com